اَرْبَعِین

اَشیاءِ خورد و نوش کی تخلیق اور ان میں اِضافے کے معجزات

اَلْفَضْلُ التَّمَّام

فِي

مُعْجِزَةِ تَخْلِیْقِ الْمَاءِ وَتَکْثِیْرِ الطَّعَّام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَرْبَعِین

اَشیاءِ خور و نوش کی تخلیق اور ان میں اِضافے کے معجزات

اَلْفَضْلُ التَّمَام

فِيْ

مُعْجِزَةِ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَتَكْثِيْرِ الطَّعَامِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد ضیاء الحق رازی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: جون 2016ء

تعداد: 2,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

اَلمحتَويَات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْآيَاتِ الْقُرآنِيَّةِ ۷

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ۱۵

۱. مُعْجِزَةُ تَكْثِيرِ الْمَأْكُولَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ ۱۷

﴿اَشیاے خورد و نوش میں اِضافے کا معجزہ﴾

☆ ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي السَّمْنِ ۴۳

﴿گھی میں برکت کا ظہور﴾

☆ ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي الشَّعِيْرِ ۵۱

﴿جَو میں برکت کا ظہور﴾

☆ ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي التَّمَرَاتِ ۵۳

﴿کھجوروں میں برکت کا ظہور﴾

☆ ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ في اللَّحْمِ ۶۳

﴿گوشت میں برکت کا ظہور﴾

۲. مُعْجِزَةُ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَنَبْعِهِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ﷺ ۶۸

﴿حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی پیدا ہونے اور چشمے پھوٹنے کا معجزہ﴾

٣. مُعْجِزَةُ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ الْقَلِيْلِ ١١٨

﴿قلیل پانی کے زیادہ ہو جانے کا معجزہ﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا‌ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ‌ؕ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ‌ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ‌ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا‌ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ○

(البقرة، ۲/ ۲۵۹)

یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جو ایک بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو اس نے کہا کہ اللہ اس کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ فرمائے گا سو (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے لیے) اللہ نے اسے سو برس تک مُردہ رکھا پھر اُسے زندہ کیا، (بعد ازاں) پوچھا تُو یہاں (مرنے کے بعد) کتنی دیر ٹھہرا رہا (ہے)؟ اس نے کہا: میں ایک دن یا ایک دن کا (بھی) کچھ حصہ ٹھہرا ہوں، فرمایا: (نہیں) بلکہ تُو سو برس پڑا رہا (ہے) پس (اب) تُو اپنے کھانے اور پینے (کی چیزوں) کو دیکھ (وہ) متغیّر (باسی) بھی نہیں ہوئیں اور (اب) اپنے گدھے کی طرف نظر کر (جس کی ہڈیاں بھی سلامت نہیں رہیں) اور یہ اس لیے کہ ہم تجھے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں اور (اب ان) ہڈیوں

کی طرف دیکھ ہم انہیں کیسے جُنبش دیتے (اور اٹھاتے) ہیں پھر انہیں گوشت (کا لباس) پہناتے ہیں، جب یہ (معاملہ) اس پر خوب آشکار ہوگیا تو بول اٹھا: میں (مشاہداتی یقین سے) جان گیا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے○

(٢) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا ط کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ○ هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ○ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ لا اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا م بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ○

(آل عمران، ٣/٣٥-٣٩)

اور (یاد کریں) جب عمران کی بیوی نے عرض کیا: اے میرے رب! جو

میرے پیٹ میں ہے میں اسے (دیگر ذمہ داریوں سے) آزاد کر کے خالص تیری نذر کرتی ہوں سو تو میری طرف سے (یہ نذرانہ) قبول فرما لے، بے شک تو خوب سننے خوب جاننے والا ہےo پھر جب اس نے لڑکی جنی تو عرض کرنے لگی: مولا! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے، حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ اسے خوب جانتا تھا، (وہ بولی) اور لڑکا (جو میں نے مانگا تھا) ہرگز اس لڑکی جیسا نہیں (ہوسکتا) تھا (جو اللہ نے عطا کی ہے)، اور میں نے اس کا نام ہی مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے اور بے شک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوںo سو اس کے رب نے اس (مریم) کو اچھی قبولیت کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے اچھی پرورش کے ساتھ پروان چڑھایا اور اس کی نگہبانی زکریا (علیہ السلام) کے سپرد کر دی۔ جب بھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہ اس کے پاس (نئ سے نئ) کھانے کی چیزیں موجود پاتے، انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لیے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہےo اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہےo ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انہیں فرشتوں نے آواز دی: بے شک اللہ آپ کو (فرزند) یحیٰی (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار

ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور (ہمارے) خاص نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگاo

(۳) وَاِذۡ اَوۡحَيۡتُ اِلَی الۡحَوَارِيّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِیۡ وَبِرَسُوۡلِیۡ ج قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَاشۡهَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَo اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ يٰعِيۡسَی ابۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيۡعُ رَبُّکَ اَنۡ يُّنَزِّلَ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ط قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَo قَالُوۡا نُرِيۡدُ اَنۡ نَّاۡکُلَ مِنۡهَا وَتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُنَا وَنَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَنَکُوۡنَ عَلَيۡهَا مِنَ الشّٰهِدِيۡنَo قَالَ عِيۡسَی ابۡنُ مَرۡيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡکَ ج وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَo قَالَ اللّٰهُ اِنِّیۡ مُنَزِّلُهَا عَلَيۡکُمۡ ج فَمَنۡ يَّکۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡکُمۡ فَاِنِّیۡۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَo (المائدة، ۵/ ۱۱۱-۱۱۵)

اور جب میں نے حواریوں کے دل میں (یہ) ڈال دیا کہ تم مجھ پر اور میرے پیغمبر (عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لاؤ۔ (تو) انہوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ ہو جا کہ ہم یقیناً مسلمان ہیںo اور (یہ بھی یاد کرو) جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تمہارا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) خوان اتار دے، (تو) عیسیٰ (علیہ السلام) نے (جواباً) کہا: (لوگو!) اللہ سے ڈرو اگر تم صاحبِ ایمان ہوo وہ کہنے لگے: ہم (تو صرف) یہ چاہتے ہیں

کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم (مزید یقین سے) جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس (خوانِ نعمت کے اترنے) پر گواہ ہو جائیں○ عیسٰی ابن مریم (علیہما السلام) نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہوجائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے○ اللہ نے فرمایا: بے شک میں اسے تم پر نازل فرماتا ہوں، پھر تم میں سے جو شخص (اس کے) بعد کفر کرے گا تو یقیناً میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ دوں گا○

(٤) وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ○ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ط وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ج فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ط قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ط کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ط وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ○ (الأعراف، ۷/۱۵۹-۱۶۰)

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے ایک جماعت (ایسے لوگوں کی بھی) ہے

جو حق کی راہ بتاتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل (پر مبنی فیصلے) کرتے ہیںo اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا، اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس (یہ) وحی بھیجی جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو، سو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، پس ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ معلوم کر لیا، اور ہم نے ان پر ابر کا سائبان تان دیا، اور ہم نے ان پر منّ و سلویٰ اتارا، (اور ان سے فرمایا:) جن پاکیزہ چیزوں کا رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ، (مگر نافرمانی اور کفرانِ نعمت کرکے) انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کر رہے تھےo

(٥) وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ o اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌ ۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ o وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ o (ص، ٣٨/ ٤١-٤٣)

اور ہمارے بندے ایّوب (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے بڑی اذیّت اور تکلیف پہنچائی ہےo (ارشاد ہوا:) تم اپنا پاؤں زمین پر مارو، یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کے لیے اور پینے کے لیےo اور ہم نے اُن کو اُن کے اہل و عیال اور اُن کے ساتھ اُن کے برابر (مزید اہل و عیال) عطا کر دیے، ہماری طرف سے خصوصی رحمت کے طور پر، اور دانش مندوں کے لیے نصیحت کے طور پرo

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

مُعْجِزَةُ تَكْثِيرِ الْمَأْكُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ

﴿اَشیاے خورد و نوش میں اِضافے کا معجزہ﴾

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ،

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم/٣٣٨٥، وأيضًا في كتاب الأطعمة، باب من أكل حتى شبع، ٥/٢٠٥٧، الرقم/٥٠٦٦، وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمرا بخبز وما يكون من الأدم، ٦/٢٤٦١، الرقم/٦٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ٣/١٦١٢، الرقم/٢٠٤٠.

فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: آرْسَلَکَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: قُوْمُوْا، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ، حَتّٰی جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰی لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَکِ، فَأَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) حضرت اُم سُلَیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز

سنی ہے جس میں مجھے نقاہت محسوس ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ اِس کی وجہ بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے دیکھا اور جواب دیا: ہاں موجود ہے۔ پھر وہ جو کی چند روٹیاں نکال لائیں۔ بعد ازاں اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے سے روٹیاں لپیٹ دیں۔ روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اوڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما دیکھا آپ ﷺ کے پاس چند صحابہ بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ!) حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھو چلیں، پھر آپ ﷺ (وہاں سے) روانہ ہوگئے میں ان سے آگے چلتے ہوئے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہیں (حضور ﷺ کی آمد کی خبر دی)۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ محترمہ سے) فرمایا: اے اُمّ سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا: (گھبرانے کی ضرورت نہیں) اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی (ہمارے حال کو) بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لیے) چل دیے۔ یہاں تک کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے گھر) تشریف لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلیم! جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی جَو کی چند روٹیاں خدمت اقدس میں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے گھی کے چھوٹے مشکیزہ کو نچوڑ کر بطور سالن پیش کردیا۔ رسولِ خدا ﷺ نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلا لو۔ انہیں بلایا گیا تو انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا: دس آدمی کھانے کے لیے اور بلا لو۔ انہیں بلایا گیا تو انہوں نے بھی سیر ہو کر کھانا کھا لیا پھر چلے گئے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے لیے دس اور آدمیوں کو بلا لو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا پھر چلے گئے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلا لو، اور اسی طرح (صحابہ کی) اس جماعت نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا، (کھانا کھانے والے یہ) ستّر یا اسّی افراد تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، ۲/۸۷۹، الرقم/۲۳۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ۱/۵٦، الرقم/(۲)۲۷۔

اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا، فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: افْعَلُوْا، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ ﷛ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوْهُ، قَالَ: فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری ﷠ نے بیان فرمایا: (راوی اعمش کو نام میں شک ہے) غزوۂ تبوک (کے سفر) میں لوگوں کو سخت بھوک لگی (وہ کئی روز سے فاقہ سے تھے)، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں

تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھا لیں اور چربی کا تیل بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ہاں ذبح) کرلو۔ (راوی نے) کہا: اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا زادِ راہ منگوا لیں اور اس پر برکت کی دعا فرمائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، آپ ﷺ نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوایا اور اسے بچھا دیا۔ پھر لوگوں کا بچا ہوا زادِ راہ منگوایا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جو اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بھی بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان پر برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھرلو۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے (اور کوئی برتن خالی نہ رہا) اور سب نے سیر ہوکر کھانا کھا لیا جبکہ کھانا بچ بھی گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، جو شخص بھی ان دونوں (یعنی توحید و رسالت کی گواہیوں) کے ساتھ (ان پر) یقین کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہو گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

مَسِيْرٍ، قَالَ: فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ، قَالَ: حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللهَ عَلَيْهَا. قَالَ: فَفَعَلَ. قَالَ: فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهٖ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهٖ. قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ، قُلْتُ: وَمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوٰى؟ قَالَ: كَانُوْا يَمُصُّوْنَهٗ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ، قَالَ: فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ تبوک کے لیے) سفر پر جا رہے تھے کہ

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/٥٥، الرقم/٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم/٨٧٩٤، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٠-٢١، الرقم/١٦، وابن منده في الإيمان، ١/٢٢٨-٢٢٩، الرقم/٩٠۔

زادِ راہ ختم ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اپنی سواری کے جانور ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اَز راہِ کرم آپ لوگوں کے بچے کھچے کھانے کو جمع کر کے اس پر برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ جس شخص کے پاس گندم تھی وہ گندم لے آیا اور جس کے پاس کھجوریں تھیں وہ کھجوریں لے آیا۔ مجاہد نے کہا: اور جس کے پاس گٹھلیاں تھیں وہ گٹھلیاں لے آیا۔ راوی نے کہا: میں نے مجاہد سے پوچھا کہ گٹھلیوں کا وہ لوگ کیا کرتے تھے؟ مجاہد نے کہا: انہیں چوس کر ان پر پانی پی لیتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی جس کی برکت سے وہ کھانا اس قدر زیادہ ہو گیا کہ تمام لوگوں نے اپنے برتنوں کو بھرلیا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا (آخری) رسول ہوں۔ جو شخص توحید و رسالت پر ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ یقیناً جنتی ہو گا۔

اِسے امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٥، الرقم/٣٨٧٥، والدارمي في السنن،

شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ، ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ، فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ، فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذٰلِکَ صَبْرٌ، فَعِنْدَکِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: كَمْ هُوَ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: كَثِيْرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى آتِيَ، فَقَالَ: قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ، قَالَ: وَيْحَکِ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَکَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا، فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ

.... باب ما أكرم به النبي ﷺ في بركة طعامه، ١/٣٣، الرقم/٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤، الرقم/٣١٧٠٩۔

وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ، ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ: كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں** کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر سامنے آ گیا۔ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے (جو ہم سے نہیں ٹوٹ رہا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خود خندق میں اُترتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ (خندق میں) اترے جبکہ آپ ﷺ کے شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کدال لے کر اس سخت پتھر پر ایک ضربِ کاری لگائی تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ (میں اجازت لے کر گھر آیا اور) میں نے اپنی بیوی سے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (بھوک کی) ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ (لہٰذا بتاؤ) کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے کہا: تھوڑے سے جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس کر آٹا تیار کیا، ہم نے گوشت ہانڈی میں پکنے کے لیے رکھ دیا گیا۔ جب گوندھا ہوا آٹا نرم ہو گیا اور

ہانڈی چولھے پر پکنے کے قریب ہوگئی تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کروایا ہے، آپ ایک یا دو حضرات کے ہمراہ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے سارا ماجرا آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا کھانا ہے۔ پھر فرمایا: اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ جب تک میں نہ آجاؤں وہ ہانڈی کو چولہے سے اتارے نہ ہی تنور سے روٹیاں نکالے۔ پھر آپ ﷺ نے (وہاں شریک کار صحابہ سے) فرمایا: کھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس پر تمام (موجود) مہاجرین و انصار اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگے: خدا کی بندی! حضور نبی اکرم ﷺ تو سارے مہاجرین و انصار اور دیگر صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگیں: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ سے (کھانے کے متعلق) کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ (اتنے میں آپ ﷺ تشریف لے آئے۔) پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ روٹیاں توڑنے ان پر گوشت (کا سالن) ڈالنے لگے۔ آپ ﷺ گوشت روٹیاں لے لیتے تو ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ دیتے تھے اور کھانا صحابہ کرام کے سامنے رکھ دیتے، پھر آپ ﷺ تنور اور ہنڈیا سے کپڑا ہٹا دیتے۔ (یونہی) آپ ﷺ مسلسل روٹیاں توڑ کر اور سالن ڈال کر صحابہ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سارے صحابہ شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا۔ آپ ﷺ نے (میری بیوی سے) فرمایا: اب تم بھی

کھا لو اور جن کے لیے کھانا بھیجنا ہے ان کے لیے بھیج بھی دو، کیوں کہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

اِسے امام بخاری، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُتَغَيِّرًا، وَمَا أَحْسِبُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَغَيَّرَ إِلَّا مِنْ جُوْعٍ، فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي فَقُلْتُ لِلْمَرْأَةِ: وَيْحَكِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَوَجْهُهُ مُتَغَيِّرٌ وَمَا أَحْسِبُ وَجْهَهُ تَغَيَّرَ إِلَّا مِنَ الْجُوْعِ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيءٍ؟ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا لَنَا إِلَّا هٰذَا الدَّاجِنُ وَفَضْلَةٌ مِنْ زَادٍ نُعَلِّلُ بِهَا الصِّبْيَانَ فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ لَكِ أَنْ نَذْبَحَ الدَّاجِنَ وَتَصْنَعِيْنَ مَا كَانَ عِنْدَكِ ثُمَّ نَحْمِلُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: أَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَذَبَحْتُ الدَّاجِنَ، وَصَنَعَتْ مَا كَانَ عِنْدَهَا، وَطَحَنَتْ وَخَبَزَتْ، وَطَبَخَتْ ثُمَّ ثَرَدْنَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَوَضَعَتِ الدَّاجِنَ ثُمَّ

حَمَلْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَيْتُکَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْکَ فَرَأَيْتُ وَجْهَکَ مُتَغَيِّرًا فَظَنَنْتُ أَنَّ وَجْهَکَ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مِنَ الْجُوْعِ، فَذَبَحْتُ دَاجِنًا کَانَتْ لَنَا ثُمَّ حَمَلْتُهَا إِلَيْکَ قَالَ: يَا جَابِرُ، اذْهَبْ فَاجْمَعْ لِي قَوْمَکَ قَالَ: فَأَتَيْتُ أَحْيَاءَ الْعَرَبِ فَلَمْ أَزَلْ أَجْمَعُهُمْ فَأَتَيْتُهُ بِهِمْ ثُمَّ دَخَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهِ الْأَنْصَارُ قَدْ أُجْمِعَتْ فَقَالَ: أَدْخِلْهُمْ عَلَيَّ أَرْسَالًا فَأَدْخَلْتُهُمْ عَلَيْهِ أَرْسَالًا فَکَانُوْا يَأْکُلُوْنَ مِنْهَا فَإِذَا شَبِعَ قَوْمٌ خَرَجُوْا وَدَخَلَ آخَرُوْنَ حَتّٰى أَکَلُوْا جَمِيْعًا وَفَضَلَ فِي الْجَفْنَةِ شَبِيْهُ مَا کَانَ فِيْهَا وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: کُلُوْا وَلَا تَکْسِرُوْا عَظْمًا ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ الْعِظَامَ فِي وَسَطِ الْجَفْنَةِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا أَنِّي أَرٰى شَفَتَيْهِ تَتَحَرَّکَانِ فَإِذَا الشَّاةُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ أُذُنَيْهَا فَقَالَ لِي: خُذْ شَاتَکَ يَا جَابِرُ، بَارَکَ اللهُ لَکَ فِيْهَا فَأَخَذْتُهَا وَمَضَيْتُ،

وَإِنَّهَا لَتُنَازِعُنِي أُذُنَهَا حَتّٰى أَتَيْتُ بِهَا الْبَيْتَ، فَقَالَتْ لِيَ الْمَرْأَةُ: مَا هٰذِهِ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: وَاللهِ، شَاتُنَا الَّتِي ذَبَحْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، دَعَا اللهَ فَأَحْيَاهَا، قَالَتْ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ (ﷺ).[1]

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالْقَسْطَلَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ: إِنَّ عِيسٰى عليه السلام كَانَ يُحْيِي الْمَوْتٰى بِإِذْنِ اللهِ فَأَعْجَبُ مِنْهُ مَا رَفَعَ اللهُ بِهِ تَعَالٰى شَأْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ؛ وَجُعِلَتْ لَهُ آيَةً بَيِّنَةً شَهِدَهَا الْجَمَاعَةُ الْكَثِيْرَةُ فِي إِحْيَاءِ شَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما وَمَا أَحْيَى اللهُ تَعَالٰى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

---

(١) أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٦١٥-٦١٦، الرقم/٥٥٩-٥٦٠، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٠٩، وأيضًا في معجزات النبي ﷺ/٨٨، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/٢٧٩- ٢٨٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١١٢، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٢/٢٩٧، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٠/١٤.

ابْنَهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ آيَةٌ عَجِيْبَةٌ لِنَبِيِّ اللهِ ﷺ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ أَسْلَفْنَاهُ بِسَنَدِهٖ وَمَتْنِهٖ وَطُرُقِهٖ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمَنَّةُ وَمِنَ الْعُجُبِ الْغَرِيْبِ مَا ذَكَرَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْهَرَوِيُّ - اَلْمَعْرُوْفُ بِشُكْرٍ - فِي كِتَابِ الْعَجَائِبِ الْغَرِيْبَةِ، فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَإِنَّهٗ أَسْنَدَهٗ وَسَاقَهٗ بِطُوْلِهٖ وَذَكَرَ فِي آخِرِهٖ شَيْئًا غَرِيْبًا.

حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس (کی رنگت کو) متغیر پایا اور میرے خیال میں آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس (کی رنگت) بھوک کی وجہ سے متغیر ہوئی تھی۔ میں اپنے گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا: خدا تیرا بھلا کرے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور میرے خیال میں آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی رنگت بھوک کی وجہ سے متغیر تھی، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی شے ہے؟ اس نے کہا: بخدا! ہمارے پاس پالتو جانور (بھیڑ) اور بچے کھچے راشن کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جس سے ہم اپنے بچوں کو بہلاتے ہیں۔ میں نے اسے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ

ہم بھیڑ ذبح کر لیں اور تمہارے پاس جو کچھ ہے اس سے تم کھانا تیار کرلو۔ پھر ہم یہ کھانا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جائیں؟ اس نے کہا : جو آپ کو پسند ہے میں ویسے ہی کروں گی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بھیڑ کو ذبح کیا، اور ان کی زوجہ نے جو کچھ اس کے پاس تھا اس سے کھانا تیار کیا، آٹا گوندھا اور روٹی تیار کی۔ پھر ایک بڑے تھال میں ثرید تیار کی اور اس میں ان کی زوجہ نے بھیڑ کا گوشت رکھا۔ میں اسے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور اسے آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے آپ کی خدمت حاضر ہو کر سلام عرض کیا تھا اور آپ کے رخ انور کی رنگت متغیر دیکھی تو مجھے یہی گمان گزرا کہ آپ کے چہرۂ اقدس کی رنگت بھوک کی وجہ سے متغیر ہے۔ (سو میں گھر گیا اور) میں نے اپنی ایک بھیڑ ذبح کی اور اس سے کھانا تیار کروا کے آپ کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! جاؤ اور میرے لیے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کرو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عربوں کے مختلف گھرانوں کے پاس آیا اور انہیں اکٹھا کیا، پھر انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوگیا اور حجرہ مبارک میں داخل ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انصار جمع ہو گئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں میرے پاس گروہ (کی صورت میں) بھیجنا، میں ان لوگوں کو آپ ﷺ کے پاس گروہ در گروہ بھیجتا رہا، وہ اس تھال سے کھاتے، جب وہ سیر ہو جاتے تو وہ باہر آجاتے اور دوسرے لوگ اندر چلے جاتے یہاں تک کہ تمام لوگوں نے کھانا کھا لیا اور تھال میں اتنا ہی کھانا بچ گیا جتنا اس میں پہلے تھا، اور رسول اللہ ﷺ فرماتے جاتے تھے: (جی بھر کے) کھاؤ مگر ہڈی کو نہ توڑو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک تھال کے درمیان میں ہڈیوں کو جمع فرمایا اور اپنا دست اقدس ان پر رکھ دیا پھر کچھ کلام پڑھا، جسے میں نہیں سن سکا تھا مگر میں نے آپ ﷺ کے مبارک ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھا، اچانک بھیڑ اپنے کان ہلاتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جابر! اپنی بھیڑ لے جاؤ، اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت ڈالے، میں نے اسے پکڑا اور چل پڑا، اور وہ پورے راستے میں مجھ سے اپنا کان چھڑاتی رہی یہاں تک کہ میں اسے لے کر گھر پہنچ آیا، میری بیوی نے کہا: اے جابر! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: بخدا! ہماری وہی بھیڑ ہے جسے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس نے اسے زندہ کر دیا ہے، اس نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں: بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں: بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں: بے شک آپ

اللہ ﷺ کے رسول ہیں۔

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن کثیر، مقریزی، سیوطی اور قسطلانی نے اس کی تائید کی ہے۔

امام ابو نعیم نے کہا ہے: بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شدگان کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتے تھے، اور اس سے بھی عجیب تر ہے وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان بلند فرمائی؟ اور آپ ﷺ کے لیے وہ واضح نشانی (معجزہ) بنی، جسے لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی بھیڑ کو دیکھا، اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں اللہ تعالیٰ کا (آپ ﷺ) کے ہاتھوں انصاری عورت کے بچے کو زندہ کرنا بھی نبی اللہ کا عجیب معجزہ ہے۔

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: اور ہم اس روایت کو اس کی سند، متن اور طرق کے ساتھ پہلے ذکر کر چکے ہیں، اور تمام تعریفیں اور احسان اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور نہایت ہی عجیب ہے وہ چیز جس کو حافظ ابو عبد الرحمٰن بن محمد بن منذر ہروی جو کہ -شکر- کے نام سے معروف ہیں نے کتاب 'العجائب الغريبة' میں اس حدیث میں ذکر کیا ہے، انہوں نے اس کی سند بیان کی ہے، اور اس کو مکمل طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور اس کے آخر میں نہایت انوکھی چیز بیان کی ہے۔

٤. عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْخَثْعَمِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَرْبَعُوْنَ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ، نَسْأَلُهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: قُمْ، فَأَعْطِهِمْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا مَا يَقِيْظُنِي وَالصِّبْيَةَ. قَالَ وَكِيْعٌ: الْقَيْظُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. قَالَ: قُمْ، فَأَعْطِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمْعًا وَطَاعَةً. قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَصَعِدَ بِنَا إِلٰى غُرْفَةٍ لَهُ، فَأَخْرَجَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْزَتِهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ دُكَيْنٌ: فَإِذَا فِي الْغُرْفَةِ مِنَ التَّمْرِ شَبِيْهٌ بِالْفَصِيْلِ الرَّابِضِ، قَالَ: شَأْنُكُمْ قَالَ: فَأَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا حَاجَتَهُ مَا شَاءَ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتُّ وَإِنِّي لَمِنْ آخِرِهِمْ وَكَأَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْهُ تَمْرَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٤، الرقم/١٧٦١٢-١٧٦١٦، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في اتخاذ الغرف، ٤/٣٦٠، الرقم/٥٢٣٨ (مختصرًا)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٣٤٠-٣٤١، الرقم/١١١٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٨/٤٩٢، الرقم/١٨٠١۔

حضرت دُکین بن سعید خثعمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم چار سو چالیس افراد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے کھانے کا سوال کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اٹھیں اور ان کو کھانے کے لیے کچھ دیں۔ انہوں نے عرض کیا: میرے پاس صرف اتنا کھانا ہے جو میرے اور (میرے) بچوں کے لیے چار ماہ تک کافی ہے۔ وکیع کہتے ہیں: کلام عرب میں 'قیظ' چار مہینوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھیں اور ان کو کھانا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں اور حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اٹھے اور ہم بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ ہمیں اپنے اوپر کے کمرے میں لے گئے اور انہوں نے اپنے نیفے سے چابی نکالی اور دروازہ کھولا۔ دُکین کہتے ہیں: اس کمرے میں کھجوریں تھیں جو مقدار میں اونٹنی کے بیٹھے ہوئے بچے کے برابر تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی ضرورت کی کھجوریں لے لو۔ دُکین کہتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے کھجوریں لے لیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں متوجہ ہوا اور میں ان سب میں آخری تھا اور (کھجوروں میں کچھ بھی کمی واقع نہ ہوئی تھی بلکہ) ایسے محسوس ہوتا تھا گویا ہم نے اس میں سے کوئی ایک کھجور بھی نہیں لی۔

اِسے امام اَحمد نے اور ابو داؤد نے مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان دونوں کے رجال صحیح

حدیث کے رجال ہیں۔

۵. عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْعَدُوَّ قَدْ حَضَرَ وَهُمْ شِبَاعٌ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَ لَا نَنْحَرُ نَوَاضِحَنَا فَنُطْعِمُهَا النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَجِيءُ بِهِ، فَجَعَلَ يَجِيءُ بِالْمُدِّ وَالصَّاعِ وَأَكْثَرَ وَأَقَلَّ، فَكَانَ جَمِيْعُ مَا فِي الْجَيْشِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ صَاعًا، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جَنْبِهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذُوْا وَلَا تَنْتَهِبُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ فِي جِرَابِهِ وَفِي غِرَارَتِهِ وَأَخَذُوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْبِطُ كُمَّ قَمِيْصِهِ فَيَمْلَأُهُ فَفَرَغُوْا وَالطَّعَامُ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ لَا يَأْتِي بِهِمَا عَبْدٌ مُحِقٌّ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ حَرَّ النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَفِيْهِ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ وَثَّقَهُ الْعَجَلِيُّ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱/۱۹۹، الرقم/۲۳۰، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۳۰۴، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۰۰، الرقم/۲۴۳۔

حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمن آ پہنچا ہے، وہ لوگ سیر ہیں اور ہمارے لوگ بھوکے ہیں۔ انصار نے کہا: کیا ہم لوگوں کو کھلانے کے لیے اپنے جانور ذبح نہ کرلیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد کھانا ہے وہ اپنا کھانا لے کر آئے۔ چنانچہ کوئی آدمی مُد لاتا تو کوئی صاع لاتا (مُد اور صاع عربوں کے ہاں زمانہ قدیم میں ناپنے کے دو پیمانے تھے)، کوئی زیادہ لاتا کوئی کم لاتا۔ اس طرح پورے لشکر سے سارا غلہ بیس صاع سے کچھ زیادہ جمع ہو گیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اس ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور برکت کی دعا فرمائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کھانے میں سے نظم کے ساتھ اپنا اپنا حصہ لیتے جاؤ۔ چنانچہ کوئی آدمی اسے اپنے توشہ دان میں جمع کرنے لگا، کوئی اپنی بوری میں جمع کرنے لگا اور بعض اپنے برتن بھرنے لگے یہاں تک کہ کوئی آدمی اپنی قمیض کی آستینیں باندھ کر اور اس میں غلہ بھرنے لگا۔ آخر کار وہ فارغ ہوگئے اور غلہ اسی طرح پڑا تھا جیسے وہ (تقسیم سے پہلے) تھا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب بھی کوئی بندہ ان دونوں (شہادتوں) کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تپش سے نجات دیتا ہے۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: اِسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے، ان کے راویوں میں عاصم بن عبید العمری ہیں جن کو عجلی نے ثقہ

کہا، جبکہ ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے جبکہ اس کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اجْمَعْ أَصْحَابَكَ (يَعْنِي أَصْحَابَ الصُّفَّةِ) فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُمْ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا رَجُلًا أُوْقِظُهُمْ، فَأَتَيْنَا بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلْنَا، فَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِيْنَا صَحْفَةُ صَنِيْعٍ قَدْرَ مُدَّيْنِ شَعِيْرٍ فَقَالَ لَنَا: كُلُوْا بِسْمِ اللهِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ وُضِعَتِ الصَّحْفَةُ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ قِيْسُ شَيْءٍ غَيْرَ مَا تَرَوْنَهُ. فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا وَبَقِيَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ، وَكُنَّا مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ قِيْلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ**: مِثْلَ أَيِّ شَيْءٍ حِيْنَ فَرَغْتُمْ مِنْهَا؟ فَقَالَ: مِثْلَهَا حِيْنَ وُضِعَتْ إِلَّا أَنَّ فِيْهَا أَثَرَ الْأَصَابِعِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ ***سے مروی ہے کہ*** رسول اللہ ﷺ ***نے مجھے فرمایا:*** اپنے

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤-٣١٥، الرقم/٣١٧١١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩٥، الرقم/٢٩٠٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٦، وذكره الخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٦٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٨۔

دوستوں (یعنی اَصحابِ صفہ) کو جمع کرو۔ چنانچہ میں مسجد میں ایک ایک آدمی کو تلاش کر کے جگانے لگا۔ پھر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے درِ اقدس پر آئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ ہمارے سامنے ایک طشتری رکھ دی گئی جس میں دو مد جَو کا بنا ہوا کھانا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: اللہ کے نام سے کھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے طشتری رکھتے وقت فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! اِس وقت آلِ محمد کے پاس اِس (کھانے) کے علاوہ کوئی شے نہیں ہے جو تمہارے سامنے ہے۔ پس ہم نے سیر ہو کر کھایا اور اس میں سے کچھ بچ بھی گیا جبکہ ہم ۷۰ سے ۸۰ افراد کے درمیان تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب آپ (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے تو یہ کھانا کس قدر تھا؟ تو انہوں نے کہا: اتنا ہی تھا جتنا (ہمارے سامنے) رکھا گیا تھا سوائے اِس کے کہ اُس میں انگلیوں کے نشانات تھے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٧. عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَخْبِرْنِي

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٤٧، الرقم/١٢٦، وأبويعلى في المسند، ٦/١٦٧-١٦٨، الرقم/٣٤٤٩، والفريابي في دلائل النبوة/٣٩-٤٠، الرقم/٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٧٧-٧٨۔

بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رضي الله عنها قَالَتْ لِي أُمِّي: يَا أَنَسُ، إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ عَرُوْسًا، وَلَا أَرٰى أَصْبَحَ لَهُ غَدَاءٌ، فَهَلُمَّ تِلْكَ الْعُكَّةَ وَتَمْرًا قَدْرَ مُدٍّ، فَجَعَلَتْ لَهُ حَيْسًا، فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ، اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَامْرَأَتِهٖ، فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ ذٰلِكَ الْحَيْسُ، قَالَ: ضَعْهُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، وَاذْهَبْ فَادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَنَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهٖ، ثُمَّ ادْعُ لِي أَهْلَ الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَأَيْتَ فِي الطَّرِيْقِ، فَجَعَلْتُ أَتَعَجَّبُ مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَمِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَأْمُرُنِي أَنْ أَدْعُوَ مِنَ النَّاسِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَعْصِيَهُ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ وَالْحُجْرَةُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟ قُلْتُ: لَا، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ: هَلُمَّ ذَاكَ التَّوْرَ، فَجِئْتُ بِذٰلِكَ التَّوْرِ، فَجَعَلْتُهُ قُدَّامَهُ فَغَمَسَ ثَلَاثَ أَصَابِعَ فِي التَّوْرِ، فَجَعَلَ التَّوْرُ يَرْبُوْ وَيَرْتَفِعُ، فَجَعَلُوْا يَتَغَدَّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى إِذَا فَرَغُوْا أَجْمَعُوْنَ، بَقِيَ فِي التَّوْرِ نَحْوُ مَا جِئْتُ بِهٖ، قَالَ: ضَعْهُ قُدَّامَ زَيْنَبَ فَخَرَجْتُ فَأَسْقَفْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ مِنْ جَرِيْدٍ.

قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْنَا: يَا أَبَا حَمْزَةَ، كَمْ تَرٰى كَانُوا الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ التَّوْرِ؟ قَالَ: أَحْسَبُهُ وَاحِدًا وَسَبْعِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْفِرْيَابِيُّ.

حضرت ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷛ سے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب ترین چیز بتائیں جو آپ نے دیکھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ جب حضرت زینب بنت جحش ﷝ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو میری والدہ نے مجھے کہا: اے انس! بے شک حضور نبی اکرم ﷺ دولہا بنے ہیں، اور میرا نہیں خیال کہ آپ ﷺ کے پاس صبح کھانے کے لیے کچھ ہو، سو وہ گھی کا مشکیزہ اور کچھ کھجوریں ہیں (اٹھا) لاؤ، پھر میری والدہ نے آپ ﷺ کے لیے ہریسہ تیار کیا اور کہا: اے انس! یہ کھانا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلیہ محترمہ کے لیے ہے اسے لے جاؤ، جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے پتھر کا کٹورا لے کر آیا جس میں ہریسہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے گھر کے ایک کونے میں رکھ دو۔ اور جاؤ ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور چند دیگر صحابہ کو میرے پاس بلا لاؤ، پھر اہل مسجد (اصحابِ صفہ) کو اور راستے میں جس کو دیکھو بلا لاؤ، (حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ) میں کھانے کی قلت اور ان لوگوں کی کثرت سے تعجب کرنے لگا جنہیں بلانے کا آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، لیکن میں آپ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کو بھی ناپسند کرتا تھا، (جب سارے لوگ آ گئے) یہاں تک کہ گھر کا صحن اور حجرہ مبارک بھی بھر گیا تو آپ ﷺ نے

فرمایا: اے انس! کوئی اور ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، یا نبی اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کٹورا اٹھا لاؤ، میں اسے لے آیا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا، اس میں آپ ﷺ نے اپنی تین انگشت ہائے مبارک رکھ دیں سو اس کٹورے میں پڑا ہریسہ بڑھنے اور بلند ہونے لگا۔ لوگ اس میں سے ظہرانہ کھاتے جاتے اور باہر نکلتے جاتے، یہاں تک کہ جب وہ سارے فارغ ہوگئے تو کٹورے میں ہریسہ اُسی قدر تھا جتنا کہ میں لے کر آیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کٹورے کو زینب کے سامنے رکھ دو، میں باہر نکلا اور انہیں کھجور کے بنے ہوئے دروازے سے ہریسہ پکڑا دیا۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ کے خیال میں کتنے لوگوں نے اس کٹورے سے کھانا کھایا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) لوگوں نے۔

اِسے امام طبرانی، ابو یعلی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي السَّمْنِ

﴿ گھی میں برکت کا ظہور ﴾

۸. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٤، الرقم/٢٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند،

لَهَا سَمْنًا. فَيَأْتِيهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا. فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ **سے ہی مروی ہے کہ** حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چمڑے کے چھوٹے مشکیزے میں گھی کا ھدیہ بھیجا کرتی تھیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی اور ان کے بیٹے آ کر ان سے سالن مانگتے، تو جس چمڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے گھی بھیجا کرتی تھیں اسی کا رخ اس کی طرف کر دیتیں۔ اس میں سے انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا (تو اس میں سے گھی ختم ہو گیا)۔ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں (اور سارا ماجرا عرض کیا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مشکیزے کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے تمہیں ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا (اور

.... ٣/٣٤٠، ٣٤٧، الرقم/١٤٧٠٥، ١٤٧٨٢، وذكره العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٥٠٥، الرقم/٢٩٨٤، وأيضًا في فتح الباري، ١١/٢٨١، وأيضًا في الإصابة، ٨/٢٩٨، الرقم/١٢٢٣٩۔

کبھی ختم نہ ہوتا)۔

اِسے امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ مَالِكٍ بِعُكَّةِ سَمْنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَالًا، فَعَصَرَهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ، فَإِذَا هِيَ مَمْلُوْئَةٌ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكِ، يَا أُمَّ مَالِكٍ؟ قَالَتْ: رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَّتِي، قَالَ: فَدَعَا بِلَالًا، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَنِيْئًا لَكِ، يَا أُمَّ مَالِكٍ، هٰذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللهُ ثَوَابَهَا، ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا، وَاللهُ أَكْبَرُ عَشْرًا. (١)

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٢، الرقم/٣١٧٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٤٥، الرقم/٣٥١، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٦/١٧٧،

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ثِقَةٌ، وَلٰكِنَّهُ اخْتَلَطَ، وَفِيْهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت یحییٰ بن جعدہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جو حضرت اُمِّ مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُمّ مالک گھی کا مشکیزہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اس مشکیزے کو نچوڑ لیا اور خالی کر کے اس صحابیہ کو واپس کر دیا۔ جب وہ واپس گھر آئیں۔ تو دیکھا کہ وہ اسی طرح بھرا ہوا ہے۔ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوبارہ حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے اُم مالک! ایسا کیوں پوچھ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: آپ نے میرا ہدیہ مجھے واپس کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور ان سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس ذات

.... الرقم/٣٤٠٥، والأصبهاني في دلائل النبوة/٣٩، الرقم/١٥، والعسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٦٢١، الرقم/٤١٢٦، وأيضًا في الإصابة، ٨/٢٩٨، الرقم/١٢٢٣٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٩، وأيضًا، ١٠/١٠٢۔

نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں نے اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُمِّ مالک! تمہیں خوشخبری ہو یہ تمہارے لیے برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلد ہی اس اجر سے نوازا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ ہر نماز کے بعد دس بار 'سُبْحَانَ اللهِ'، دس بار 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اور دس بار 'اَللهُ أَكْبَر' پڑھا کریں۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کے راویوں میں عطا بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں، لیکن اُن کو اختلاط لاحق ہو گیا تھا، اِس کے کچھ راویوں کے نام درج نہیں، اس کے بقیہ راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنْ أُمِّهِ قَالَ: كَانَتْ لَهَا شَاةٌ فَجَمَعَتْ مِنْ سَمْنِهَا فِي عُكَّةٍ، فَمَلَأَتِ الْعُكَّةَ، ثُمَّ بَعَثَتْ بِهَا مَعَ رَبِيْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَبِيْبَةُ، أَبْلِغِي هٰذِهِ الْعُكَّةَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْتَدِمُ بِهَا، فَانْطَلَقَتْ بِهَا

٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/٢١٧-٢١٨، الرقم/٤٢١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢٠، الرقم/٢٩٣، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٣٩، الرقم/١٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٩، الرقم/١٤۔

رَبِيْبَةُ حَتّٰى أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عُكَّةُ سَمْنٍ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْکَ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَ: فَرِّغُوْا لَهَا عُكَّتَهَا، فَفُرِّغَتِ الْعُكَّةُ، فَدُفِعَتْ إِلَيْهَا فَانْطَلَقَتْ بِهَا، فَجَائَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَرَأَتِ الْعُكَّةَ مُمْتَلِئَةً تَقْطُرُ. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَبِيْبَةُ، أَلَيْسَ أَمَرْتُکِ أَنْ تَنْطَلِقِي بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: قَدْ فَعَلْتُ، فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقِيْنِي، فَانْطَلِقِي، فَسَلِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا رَبِيْبَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْکَ مَعَهَا بِعُكَّةٍ فِيْهَا سَمْنٌ. قَالَ: قَدْ فَعَلَتْ قَدْ جَائَتْ بِهَا فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ، إِنَّهَا لَمُمْتَلِئَةٌ تَقْطُرُ سَمْنًا قَالَ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَعْجَبِيْنَ أَنْ كَانَ اللهُ أَطْعَمَکِ كَمَا أَطْعَمْتِ نَبِيَّهُ. كُلِي وَأَطْعِمِي قَالَتْ: فَجِئْتُ الْبَيْتَ، فَقَسَمْتُ فِي قَعْبٍ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَتَرَكْتُ فِيْهَا مَا ائْتَدَمْنَا مِنْهُ شَهْرًا أَوْ شَهْرَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ (حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس بکری کے (دودھ سے بنے ہوئے) گھی کو ایک مشکیزے میں جمع کیا۔ جب وہ مشکیزہ بھر گیا تو انہوں نے

وہ گھی خادمہ کے ہاتھ بھیجا اور کہا: اے کنیز! اس مشکیزے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا، آپ ﷺ اس سے سالن بنائیں گے۔ وہ خادمہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ گھی کا مشکیزہ آپ کی بارگاہ میں حضرت اُمِ سلیم نے بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کر کے لوٹا دو۔ پس مشکیزہ خالی کر کے واپس اسے دے دیا گیا۔ ملازمہ وہ مشکیزہ لے کر حضرت اُمِّ سلیم کے پاس آئی۔ جب اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ مشکیزہ (اسی طرح) بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی ٹپک رہا ہے تو حضرت اُمِّ سلیم نے کہا: اے کنیز! کیا تم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نہیں گئی؟ اس نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا تھا (جیسے آپ نے کہا تھا) اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں تو میرے ساتھ چلیں اور رسول اللہ ﷺ سے خود پوچھ لیں۔ حضرت اُمِ سلیم گئیں کنیز بھی ان کے ساتھ تھی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے ہاتھ آپ کی خدمت میں مشکیزہ بھیجا تھا جس میں گھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسا ہی کیا ہے اور یہ لے کر آئی تھی۔ پھر اُمِ سلیم نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، یہ مشکیزہ ویسے کا ویسا بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تو اس بات سے تعجب کرتی ہے؟ (حالانکہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں) اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تو نے اس کے نبی کو کھلایا ہے، کھاؤ اور کھلاؤ۔ وہ کہتی ہیں: پس میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف

پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ اس میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔

اِسے امام ابو یعلی، طبرانی، فریابی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أُمِّ أَوْسٍ الْبَهْزِيَّةِ أَنَّهَا سَلَّتْ سَمْنًا لَهَا فَجَعَلَتْهُ فِي عُكَّةٍ ثُمَّ أَهْدَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبِلَهُ وَأَخَذَ مَا فِيْهِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ، فَرَدُّوْهَا عَلَيْهَا وَهِيَ مَمْلُوْئَةٌ سَمْنًا، فَظَنَّتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَقْبَلْهَا، فَجَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَهَا صُرَاخٌ فَقَالَ: أَخْبِرُوْهَا بِالْقِصَّةِ فَأَكَلَتْ مِنْهُ بَقِيَّةَ عُمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَوِلَايَةَ أَبِي بَكْرٍ وَوِلَايَةَ عُمَرَ وَوِلَايَةَ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ مَا كَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ عِصْمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوْا.

حضرت اَوس بن خالد رضی اللہ عنہ اُمِ اوس بہزیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گھی نکالا اور اسے مشکیزے میں ڈال دیا، پھر اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اس میں موجود سارا گھی لے لیا اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں مشکیزہ

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٥١، الرقم/٣٦٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٩-٣١٠۔

واپس کر دیا وہ واپسی پر گھی سے اسی طرح بھرا ہوا تھا۔ حضرت اُمِ اوس ﷝ نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ پس وہ فریاد کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں (گھی کا) قصہ بیان کر دو۔ پس یہ خاتون اس گھی سے زمانۂ نبوت میں، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں اور حضرت علی اور حضرت معاویہ ﷢ کے درمیان اختلاف کے دور تک کھاتی رہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اِس کے راویوں میں عصمہ بن سلیمان ہیں جنہیں میں نہیں جانتا اُن کے علاوہ اس کے رجال ثقہ قرار دیے گئے ہیں۔

ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي الشَّعِيْرِ

﴿جو میں برکت کا ظہور﴾

۱۱. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الخمس، باب نفقة نساء النبي بعد وفاته ﷺ، ۱۱۲۹/۳، الرقم/۲۹۳۰، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ۲۳۷۰/۵، الرقم/۶۰۸۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ۲۲۸۲/۴، الرقم/۲۹۷۳۔

طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **بیان فرماتی ہیں** کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا مگر (حضور نبی اکرم ﷺ کے وقت کے بچے ہوئے) کچھ جَو تھے جنہیں میں نے ایک الماری میں سنبھال رکھا تھا۔ ایک (طویل) مدت تک میں ان میں سے ہی کھاتی رہی تھی (لیکن آپ ﷺ کی برکت سے وہ کبھی ختم نہ ہوئے) پھر ایک روز میں نے انہیں تول لیا، اُس کے بعد وہ ختم ہو گئے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ**: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ. فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتّٰى كَالَهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٤، الرقم/٢٢٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٧، الرقم/١٤٦٦١، وأيضًا، ٣/٣٤٧، الرقم/١٤٧٨٣۔

خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے نصف وسق جَو دے دیے۔ وہ شخص، اس کی بیوی اور ان کے (ہاں آنے والے) مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جَو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس نے وہ جَو ماپ لیے۔ (اس عمل کے بعد وہ جو ختم ہوگئے) وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور معاملہ عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي التَّمَرَاتِ

﴿کھجوروں میں برکت کا ظہور﴾

١٣. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم/٣٣٨٧، وأيضًا في كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم/٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٥، الرقم/١٤٩٧٧، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب قضاء الدين قبل الميراث وذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر فيه، ٦/٢٤٥، الرقم/٣٦٣٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/١٠٥، الرقم/٦٤٦٤۔

فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَکَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِکَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشٰی حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد اپنے) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لیے) کچھ بھی نہیں سوائے کھجور کے (چند) درختوں سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت کلامی نہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد چکر لگایا اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ڈھیر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور (مجھ سے) فرمایا: قرض خواہوں کو تول کر دیتے جاؤ۔ چنانچہ سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں بچ

بھی گئیں جتنی قرض چکانے کے لیے میں نے دی تھیں۔

اِسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَکَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِکَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ ﷺ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں برکت کے

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٢/٢، الرقم/٨٦١٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة ﷺ، ٦٨٥/٥، الرقم/٣٨٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٧/١٤، الرقم/٦٥٣٢، وابن راهويه في المسند، ٧٥/١، الرقم/٣۔

لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کھجوروں کو اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو لیکن اِسے جھاڑنا نہیں۔ میں نے ان کھجوروں میں سے کئی وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں۔ ہم خود بھی اس میں سے کھاتے رہے اور دوسروں کو بھی کھلاتے رہے۔ وہ توشہ دان کبھی میری کمر سے جدا نہ ہوا تھا، یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔

اِسے امام اَحمد اور مذکورہ الفاظ کے ساتھ ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَأَصَابَهُمْ عَوَزٌ مِنَ الطَّعَامِ، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَكَ شَيءٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: شَيءٌ مِنْ تَمْرٍ فِي مِزْوَدٍ لِي، قَالَ: جِيءْ بِهِ قَالَ: فَجِئْتُ بِالْمِزْوَدِ، قَالَ: هَاتِ نِطَعًا، فَجِئْتُ بِالنِّطَعِ فَبَسَطْتُهُ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ، فَقَبَضَ عَلَى التَّمْرِ فَإِذَا هُوَ إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ تَمْرَةً، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، فَجَعَلَ يَضَعُ كُلَّ تَمْرَةٍ وَيُسَمِّي، حَتّٰى أَتٰى عَلَى التَّمْرِ، فَقَالَ بِهِ

هٰكَذَا، فَجَمَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُ فُلَانًا وَأَصْحَابَهُ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ فُلَانًا وَأَصْحَابَهُ، فَأَكَلُوْا وَشَبِعُوْا وَخَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ فُلَانًا وَأَصْحَابَهُ، فَأَكَلُوْا وَشَبِعُوْا وَخَرَجُوْا، وَفَضَلَ تَمْرٌ، قَالَ: فَقَالَ لِي: اقْعُدْ. فَقَعَدْتُ، فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ، قَالَ: وَفَضَلَ تَمْرٌ، فَأَخَذَهُ فَأَدْخَلَهُ فِي الْمِزْوَدِ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فَخُذْ وَلَا تَكْفَأْ فَيُكْفَأَ عَلَيْكَ. قَالَ: فَمَا كُنْتُ أُرِيْدُ تَمْرًا إِلَّا أَدْخَلْتُ يَدِي، فَأَخَذْتُ مِنْهُ خَمْسِيْنَ وَسْقًا فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَكَانَ مُعَلَّقًا خَلْفَ رِجْلَيَّ، فَوَقَعَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه فَذَهَبَ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ

(١) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/١١٠، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٦٣١، وأيضًا في تاريخ الإسلام، ١/٣٥٨-٣٥٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٧، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/١٨٥-١٨٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٨٥، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٧١۔

وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک اور روایت میں آپ ﷛ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے، تو صحابہ کرام ﷡ کو کھانے کی حاجت محسوس ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے توشہ دان میں کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں وہ توشہ دان لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چرمی دستر خوان بھی لاؤ۔ میں وہ دستر خوان لے آیا اور اسے بچھا دیا، آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس (توشہ دان) میں ڈالا اور مٹھی بھر کھجوریں لیں، دیکھا تو وہ اکیس کھجوریں تھیں۔ پھر فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ ﷺ (دستر خوان پر) ایک ایک کھجور رکھتے جاتے اور بسم اللہ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ آخری کھجور تک پہنچے اور اس پر بھی اسی طرح بسم اللہ پڑھی، پھر انہیں اکٹھا کیا اور فرمایا: فلاں اور اس کے ساتھیوں کو بلاؤ۔ ان سب نے کھجوریں کھائیں اور خوب سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا: فلاں شخص اور اس کے دوستوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ان سب نے بھی کھجوریں کھائیں اور خوب سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا: فلاں شخص اور اس کے دوستوں کو بلاؤ۔ ان سب نے بھی خوب سیر ہو کر کھجوریں کھائیں اور باہر نکل آئے، اور کھجوریں بچ بھی گئیں۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے بھی کھجوریں تناول فرمائیں اور میں نے بھی۔ آپ بیان کرتے ہیں: پھر بھی کھجوریں بچ گئیں۔ وہ آپ ﷺ نے پکڑیں اور توشہ دان میں رکھ دیں اور مجھے فرمایا: اے ابوہریرہ! جب تم کھانے کا ارادہ کرو تو اپنا ہاتھ توشہ دان میں ڈال کر (کھجوریں) لے لینا اور اسے الٹانا نہیں کہ یہ تم پر الٹ جائے (یعنی کھجوریں ختم ہوجائیں)۔ آپ بیان کرتے ہیں: مجھے جب بھی کھجور کھانے کی حاجت ہوتی، میں اس توشہ دان میں ہاتھ ڈالتا (اور کچھ کھجوریں لے لیتا)۔ اس طرح میں نے اس توشہ دان سے پچاس وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں دیں، اور وہ توشہ دان میرے عقب میں معلق تھا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گرا اور ختم ہو گیا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ذہبی، ابن کثیر، مقریزی اور سیوطی نے اس کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ: قَالَ: أُصِبْتُ بِثَلَاثِ مَصَائِبَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ أُصَبْ بِمِثْلِهِنَّ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْتُ صُوَيْحِبَهُ، وَقَتْلِ عُثْمَانَ، وَالْمِزْوَدِ، قَالُوا: وَمَا الْمِزْوَدُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا

أَبَا هُرَيْرَةَ، أَمَعَکَ شَيءٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَمْرًا فِي مِزْوَدٍ مَعِي. قَالَ: جِيءْ بِهٖ. فَأَخْرَجْتُ مِنْهُ تَمْرًا فَأَتَيْتُهُ. قَالَ: فَمَسَّهٗ، فَدَعَا فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ عَشَرَةً. فَدَعَوْتُ عَشَرَةً، فَأَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا. ثُمَّ کَذٰلِکَ حَتّٰی أَکَلَ الْجَيْشُ کُلُّهٗ، وَبَقِيَ مِنْ تَمْرِ الْمِزْوَدِ، قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَکَ، وَلَا تَکُبَّهٗ، قَالَ: فَأَکَلْتُ مِنْهُ حَيَاةَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَکَلْتُ مِنْهُ حَيَاةَ أَبِي بَکْرٍ کُلَّهَا، وَأَکَلْتُ مِنْهُ حَيَاةَ عُمَرَ کُلَّهَا وَأَکَلْتُ مِنْهُ حَيَاةَ عُثْمَانَ کُلَّهَا. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ انْتُهِبَ مَا فِي بَيْتِي، وَانْتُهِبَ الْمِزْوَدُ. أَلَا أُخْبِرُکُمْ کَمْ أَکَلْتُ مِنْهُ؟ أَکَلْتُ مِنْهُ أَکْثَرَ مِنْ مِائَتَي وَسْقٍ.(۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ کَثِيْرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے، آپ بیان

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/١١٠-١١١، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٧، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/١٨٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٨٥، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٧١۔

کرتے ہیں: اسلام میں مجھے تین ایسی مصیبتیں لاحق ہوئیں کہ ان جیسی مصیبتیں مجھے کبھی لاحق نہ ہوئی تھیں۔ ان مصائب میں پہلی مصیبت حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک تھا جبکہ میں آپ ﷺ کا ادنیٰ سا صحابی تھا، دوسری مصیبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور تیسری مصیبت اس توشہ دان کی گم شدگی تھی۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! توشہ دان کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تیرے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ آپ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے پاس توشہ دان میں کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں نے اس میں سے کھجوریں نکالیں اور انہیں آپ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے انہیں اپنے دست اقدس سے مس کیا اور ان میں برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، میں نے دس آدمیوں کو بلایا، انہوں نے وہ کھجوریں کھائیں، یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے، پھر اسی طرح دس دس لوگ آتے گئے یہاں تک کہ تمام لشکر نے وہ کھجوریں کھا لیں اور توشہ دان کی کھجوروں میں سے بچ بھی گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اگر تم اس میں سے کچھ لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کر کے لے لینا، لیکن اسے الٹانا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں: میں نے اس توشہ دان سے حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں کھایا، پھر حضرت ابوبکر ﷺ کی تمام حیات مبارکہ میں، حضرت عمر ﷺ کی تمام حیات مبارکہ اور پھر حضرت عثمان ﷺ کی تمام حیات مبارکہ میں اس میں سے کھایا۔ پھر جب حضرت عثمان ﷺ کو شہید کیا گیا تو میرے گھر میں جو کچھ تھا، لوٹ لیا گیا۔ اور وہ توشہ دان بھی لوٹ لیا گیا۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ میں نے اس میں سے کتنی کھجوریں کھائی تھیں؟ میں نے اس میں سے دو سو وسق سے زیادہ کھجوریں کھائی تھیں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی تائید حافظ ابن کثیر، مقریزی اور سیوطی نے کی ہے۔

أَقُوْلُ أَنَا الْفَقِيْرُ (الْقَادِرِيُّ): لَوْ نَجْمَعُ عَدَدَ التَّمَرَاتِ الَّذِي رُوِيَ فِي الرِّوَايَاتِ الثَّلَاثِ الَّتِي رَوَاهَا سَيِّدُنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ لَنَصِلُ إِلٰى هٰذِهِ النَّتِيْجَةِ بِأَنَّ وَاحِدًا وَعِشْرِيْنَ تَمْرًا لِأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَدْ أَصْبَحَ بِمُعْجِزَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّانِ التَّكْوِيْنِيِّ لَهُ وَاحِدًا وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ كِيْلُوْ تَمْرٍ يَعْنِي سَبْعَةً وَثَمَانِيْنَ وَسَبْعَ مِائَةِ مَنٍّ مِنَ التَّمْرِ. وَقَدْ أُكِلَتْ مِنْ مِزْوَدِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ تِلْكَ التَّمَرَاتُ لِأَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ

سَنَةً. وَمِنْهَا أَكَلَ سَيِّدُنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ وَأَحْبَابِهِ مِائَتَي وَسْقٍ وَأُعْطِيَ مِنْهَا خَمْسُونَ وَسْقًا فِي سَبِيْلِ اللهِ.

فقیر (محمد طاہر القادری) کہتا ہے: حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی بیان کردہ تینوں مرویات میں کھجوروں کی تفصیل جمع کی جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی اکیس کھجوریں حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزہ اور شانِ تکوینی کے باعث ساڑھے اِکتیس ہزار کلو (قریباً ۷۸۷ من) کھجوریں بن گئی تھیں۔ اس توشہ دان سے پچیس سال سے زائد عرصہ تک کھجوریں کھائی جاتی رہیں۔ اِن میں سے دو سو وسق کھجوریں سیدنا ابو ہریرہ ﷺ نے اپنے خاندان اور اَحباب کے ہمراہ کھائیں اور پچاس وسق کھجوریں فی سبیل اللہ صدقہ و خیرات بھی کیں۔

ظُهُوْرُ الْبَرَكَةِ فِي اللَّحْمِ

﴿گوشت میں برکت کا ظہور﴾

١٥. عَنْ أَبِي رَافِعٍ ﷺ قَالَ: صُنِعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَأُتِيَ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨، الرقم/٢٣٩١٠، وأيضًا، ٦/٣٩٢، الرقم/٢٧٢٣٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/٢٠٣-٢٠٤، الرقم/٣٤٣٤، والطبراني في المعجم الكبير،

بِهَا، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ: لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا دَعَوْتُ بِهِ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: وَإِنَّهَا صُنِعَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَكَلَهَا وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَبَقِيَ مِنْهَا قَلِيْلٌ، فَمَرَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ، فَأَخَذَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَأَكَلَهَا بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ضَعْهَا، فَوَضَعَهَا، ثُمَّ قَالَ: سَمِّ اللهَ وَخُذْ مِنْ أَدْنَاهَا تَشْبَعْ. قَالَ: فَشَبِعَ مِنْهَا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ.

.... ٣٢٥/١، الرقم/٩٧٠، وأيضًا في، ٣٠٠/٢٤، الرقم/، ٧٦٣، والروياني في المسند، ٤٦٥/١، الرقم/٧٠٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٩٣/١، الرقم/٢٥٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٩٣/١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١١/٨.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے وہ کہتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھنی ہوئی بکری تیار کی گئی اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو رافع! دستی لاؤ۔ میں نے آپ کو دستی پیش کی (آپ ﷺ اس میں سے تھوڑا سا خود تناول فرما کر بقیہ سارا گوشت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما رہے تھے)۔ پھر فرمایا: (دوسری) دستی لاؤ۔ میں نے آپ ﷺ کو (وہ) دستی پیش کی (آپ ﷺ نے وہ تناول فرمائی)۔ پھر فرمایا: مجھے دستی پیش کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کی تو دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو میں نے جو طلب کی تھی تم مجھے پیش کرتے چلے جاتے (اور کبھی دستیاں ختم نہ ہوتیں)۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور اصفہانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے، اس کی اسناد حسن ہے اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی عاصم نے ان الفاظ کا اضافہ فرمایا: یہ (بکری) رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور آپ کے ساتھ صحابۂ کرام بھی تھے، پھر بھی اس کے گوشت میں سے کچھ بچ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک اعرابی گزرا، اس نے گوشت لیا اور اپنے ہاتھ سے (توڑ کر) کھایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو رکھ دو۔ اس نے رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے (اسے) فرمایا:

بسم اللہ پڑھو اور اپنے قریب گوشت سے کھاؤ تم سیر ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: وہ اعرابی سیر ہو گیا اور گوشت میں سے کچھ بچ بھی گیا۔

١٦. عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ، قَالَ: بَعَثْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ شَاةً ثُمَّ ذَهَبْتُ فِي حَاجَةٍ فَرَدَّ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى أُمِّ خُنَاسٍ - زَوْجَتِهِ - فَإِذَا عِنْدَهَا لَحْمٌ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ خُنَاسٍ، مَا هٰذَا اللَّحْمُ؟ قَالَتْ: هٰذَا اللَّحْمُ رَدَّهُ إِلَيْنَا خَلِيْلُكَ ﷺ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا إِلَيْهِ قَالَ: مَا لَكِ لَا تُطْعِمِيْهِ عِيَالَكِ مُنْذُ غُدْوَةٍ؟ قَالَتْ: هٰذَا سُؤْرُهُمْ وَكُلُّهُمْ قَدْ أَطْعَمْتُ وَكَانُوْا يَذْبَحُوْنَ الشَّاتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَلَا تَجْزِيءُ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت مسعود بن خالد ﷺ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری بھیجی۔ پھر میں کسی ضرورت سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف آدھی بکری واپس لوٹا دی۔ میں اُم خُناس (یعنی اپنی زوجہ) کے پاس گیا تو ان کے پاس گوشت

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٣٣٥، الرقم/٧٩٤، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٩٦، الرقم/٧٩٤٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٠۔

دیکھا۔ میں نے کہا: اے اُمِ خُناس! یہ گوشت کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوشت آپ کے محبوب آقا ﷺ نے ہمارے پاس اس بکری میں سے واپس بھیجا ہے جو آپ نے ان ﷺ کی خدمت میں ہدیۃً بھیجی تھی۔ انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے صبح سے اپنے گھر والوں کو یہ (گوشت) کھلایا کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا: یہ ان (گھر والوں) کا بچا ہوا ہی تو ہے اور میں نے ان سب کو کھانا کھلا دیا ہے۔ (ان سے آدھی بکری ختم نہ ہوئی حالانکہ اس سے پہلے) وہ دو یا تین بکریاں ذبح کرتے تھے اور وہ ان کو پوری نہیں ہوتی تھیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مُعْجِزَةُ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَنَبْعِهٖ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی پیدا ہونے اور چشمے پھوٹنے کا معجزہ﴾

أَقُوْلُ أَنَا الْفَقِيْرُ (الْقَادِرِيُّ): إِنَّ اللهَ ﷻ جَعَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَظْهَرًا كَامِلًا لِشَأْنِ قُدْرَتِهِ الْكَامِلَةِ، وَأَعْطَاهُ أَيْضًا قُدْرَةَ التَّصَرُّفِ فِي صُوْرَةِ الْمُعْجِزَةِ مَعَ إِعْطَائِهٖ إِيَّاهُ ﷺ حُكْمَ جَمِيْعِ الْكَوْنِ. وَأَنَّ تَصَرُّفَاتِهٖ، وَاخْتِيَارَاتِهٖ، وَمُعْجِزَاتِهٖ كَثِيْرَةُ الْجِهَاتِ، وَالَّتِي لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى؛ وَأَنَّ الْعَقْلَ الْإِنْسَانِيَّ مُتَحَيِّرٌ أَمَامَهَا. أُعْطِيَتْ لَهٗ جَمِيْعُ مُعْجِزَاتِهٖ مِنْ قِبَلِ مَالِكِ الْأَرْضِيْنَ وَالسَّمٰوَاتِ ﷻ، وَاسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذِهِ الْاِخْتِيَارَاتِ وَالتَّصَرُّفَاتِ نِيَابَةً عَنْ مُنْعِمِهِ الْحَقِيْقِيِّ، لِذَا جَعَلَ اللهُ ﷻ تَصَرُّفَهٗ ﷺ بِمَثَابَةِ تَصَرُّفِهٖ تَعَالٰى، قَائِلًا: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾، [الأنفال، ٨/١٧].

إِنَّ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَصَرُّفَاتِهٖ مُتَنَوِّعَةٌ وَمُتَعَدِّدَةٌ. وَمِنْهَا مُعْجِزَةُ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ الْأَصَابِعِ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى، وَمُعْجِزَةُ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ بِوَضْعِ الْيَدِ الشَّرِيْفَةِ فِي الْمَاءِ الْقَلِيْلِ، وَهُمَا مُعْجِزَتَانِ عَظِيْمَتَانِ وَمُنْفَرِدَتَانِ بِنَوْعِيَّتِهِمَا. وَإِنَّ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالشَّارِحِيْنَ جَمَعُوْا الرِّوَايَاتِ الْمُتَعَدِّدَةَ وَبَيَّنُوْا هَاتَيْنِ الْمُعْجِزَتَيْنِ تَحْتَ عُنْوَانِ: ’مُعْجِزَةِ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ‘ وَلٰكِنَّنَا ذَكَرْنَاهُمَا تَحْتَ عُنْوَانَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ مُرَاعِيْنَ فِي ذٰلِكَ الْفَرْقَ فِي نَوْعِيَّتِهِمَا. وَلَا يُوْجَدُ هٰذَا التَّقْسِيْمُ عُمُوْمًا فِي كُتُبِ الْحَدِيْثِ، وَلَا قَامَ بِهِ الْمُحَدِّثُوْنَ وَلَا الشَّارِحُوْنَ، لِذَا شَعَرْنَا بِحَاجَةٍ إِلٰى أَنْ نُبَيِّنَ سَبَبَ هٰذَا التَّقْسِيْمِ.

وَفِي تَخْلِيْقِ الْمَاءِ عَلٰى يَدِ النَّبِيِّ ﷺ نَقُوْلُ: كَانَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ الشَّرِيْفَةِ كَنَبْعِ الْعُيُوْنِ، لِذَا عَقَدْنَا تَرْجَمَةَ الْبَابِ بِهٰذَا الْعُنْوَانِ، لِأَنَّهٗ لَمْ يَكْثُرِ الْمَاءُ الَّذِي كَانَ فِي الظَّرْفِ بَلْ نَبَعَ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَرَأَى الصَّحَابَةُ الْكِرَامُ ﷺ بِأَعْيُنِهِمْ أَنَّ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ

ﷺ كَنَبْعِ الْعُيُوْنِ، فَرَوَوْا هَذِهِ الْمُعْجِزَةَ فَكَأَنَّ الصَّحَابَةَ الْكِرَامَ ﷼ يَشْهَدُوْنَ بِمَرْوِيَّاتِهِمْ هٰذِهٖ أَنَّهٗ ﷺ خَلَقَ الْمَاءَ بِتَصَرُّفِهِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ ﷻ.

وَيُوْجَدُ فِي كَثِيْرٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ الصَّحَابَةَ لَمَّا وَاجَهُوْا فِي بَعْضِ الْمَوَاقِعِ قِلَّةَ الْمَاءِ، فَعِنْدَمَا وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ الْقَلِيْلِ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُمْ، بَدَأَتْ عُيُوْنُ الْمَاءِ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ ﷺ. وَمَعْنٰى هٰذَا أَنَّ الْمَاءَ لَمْ يَكُنْ مَوْجُوْدًا مِنْ قَبْلُ بَلِ الْمَاءُ نَبَعَ كَنَبْعِ الْعُيُوْنِ مِنْ جِسْمِهِ الشَّرِيْفِ وَأَصَابِعِهِ الْمُبَارَكَةِ، وَالَّذِي كَفٰى مِئَاتٍ مِنَ النَّاسِ. وَهٰذِهِ الْمَشَاهِدُ أَي مَشَاهِدُ نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ ﷺ قَدْ رَأٰهَا الصَّحَابَةُ الْكِرَامُ ﷼ بِأَعْيُنِهِمْ، كَمَا رُوِيَ عَنْ سَيِّدِنَا أَنَسٍ ﷺ قَوْلُهٗ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.)

كَذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي رُوِيَ عَنْ سَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ فِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ: فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الرِّكْوَةِ،

فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ.

وَأَيَّةُ شَهَادَةٍ أَكْبَرُ مِنْ هٰذِهِ الشَّهَادَةِ! وَهٰذَا مِمَّا لَا رَيْبَ فِيْهِ أَنَّهٗ ﷺ خَلَقَ الْمَاءَ بِجِسْمِهِ الشَّرِيْفِ، وَلِذَا لَا نُسَمِّي هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ بِمُعْجِزَةِ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ، بَلْ نُسَمِّيْهَا بِمُعْجِزَةِ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ، لِأَنَّ نَبْعَ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ دَلِيْلٌ بَيِّنٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَكْثُرِ الْمَاءُ الْمَوْجُوْدُ فِي الرِّكْوَةِ بَلْ خُلِقَ الْمَاءُ الْجَدِيْدُ بِتَصَرُّفِهٖ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، وَلَوْ شَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لَوَضَعَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ فِي الظَّرْفِ الْخَالِي مِنَ الْمَاءِ، أَوْ يُهِزُّ يَدَهٗ فِي الْهَوَاءِ وَيَخْلُقُ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، وَجَرَتْ عُيُوْنُ الْمَاءِ، وَيَمْلَأُ النَّاسُ ظُرُوْفَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ مَا فَعَلَ هٰذَا قَطُّ.

وَأَمَّا عَدَمُ فِعْلِهٖ هٰكَذَا فَلِأَنَّهٗ ﷺ مَا تَجَاوَزَ مَقَامَ عُبُوْدِيَّتِهٖ قَطُّ، فَفِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَوَاقِعِ لَمْ يَخْلُقِ النَّبِيُّ ﷺ الْمَاءَ مُبَاشَرَةً اسْتِحْيَاءً وَأَدَبًا لِلّٰهِ تَعَالٰى، بَلْ وَضَعَ أَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ الْقَلِيْلِ الْمَوْجُوْدِ فِي الظَّرْفِ لِكَي يَرَى الْحَاضِرُوْنَ أَنَّهٗ عَمَلُ تَكْثِيْرِ

الْمَاءِ، وَلٰـكِنَّهُ فِي حَقِيْقَةِ الْأَمْرِ عَمَلُ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ.

وَنَحْنُ هُنَا جَمَعْنَا تَحْتَ عُنْوَانِ 'مُعْجِزَةِ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ' الرِّوَايَاتِ الَّتِي ذُكِرَ فِيْهَا أَنَّ الْمَاءَ نَبَعَ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ الْمُبَارَكَةِ كَنَبْعِ الْعُيُوْنِ.

وَأَيُّهَا الْقُرَّاءُ الْكِرَامُ، فِي الْفَصْلِ الْقَادِمِ سَتَقْرَؤُوْنَ الرِّوَايَاتِ الَّتِي تَتَعَلَّقُ بِتَكْثِيْرِ الْمَاءِ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی، يَعْنِي الرِّوَايَاتِ الَّتِي لَا يُوْجَدُ فِيْهَا ذِكْرُ نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ الشَّرِيْفَةِ بَلْ يُوْجَدُ فِيْهَا ذِكْرُ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ بِبَرَكَةِ يَدِهِ ﷺ الْمُبَارَكَةِ فَقَطْ.

فقیر (محمد طاہر القادری) کہتا ہے: رب العزت جل شانہٗ نے سرورِ دو جہاں ﷺ کو اپنی شانِ قدرت کا مظہرِ کامل بنایا اور آپ ﷺ کو تمام کائنات کی حاکمیت عطا کرکے معجزانہ قدرتِ تصرف عطا فرمائی۔ آپ کے تصرفات و اِختیارات اور معجزات لاتعداد اور کثیر الجہات ہیں جن کے سامنے عقلِ اِنسانی دم بخود اور محوِ حیرت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے یہ سب کمالات مالکِ اَرض و سماوات کے عطا فرمودہ ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سارے اِختیارات و تصرفات اپنے منعمِ حقیقی کی طرف سے

نیابتاً اِستعمال فرمائے۔ اِسی لیے آپ ﷺ کے تصرف کو اللہ تعالیٰ نے اپنا تصرف قرار دیا، جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ 'اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگ ریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے'۔

حضور رحمتِ دو عالم ﷺ کے دستِ مبارک کے تصرفات و معجزات متنوع اور لاتعداد ہیں جن میں انگشت ہائے مقدسہ سے تخلیق الماء (نئے پانی کا معرضِ وجود میں آنا) اور دستِ اقدس کی برکت سے تھوڑے پانی کے کثیر مقدار میں بڑھ جانے (تکثیر الماء) کے معجزات منفرد عظمتِ شان کے حامل ہیں۔ اگرچہ محدثین اور شارحین نے دونوں کو تکثیر الماء کے ایک ہی عنوان کے تحت جمع کیا ہے لیکن ہم نے ان کے نوعی فرق کی بنا پر یہاں دو مختلف عنوانات کے تحت الگ الگ فصول قائم کر دی ہیں۔ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جو بالعموم اِس سے قبل موجود نہیں اور نہ ہی محدثین اور شارحین نے اسے بیان کیا ہے، لہٰذا ہم نے ضرورت محسوس کی کہ اس تقسیم کا سبب واضح کر دیں۔

تخلیق الماء کی صورت میں پانی آپ ﷺ کی مبارک اُنگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح اُبلا ہے۔ یہاں اِس عنوان کا ترجمۃ الباب قائم کرنے کا سبب بھی یہ ہے کہ برتن میں رکھا ہوا پانی نہیں

بڑھا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پانی آقا علیہ السلام کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پھوٹ رہا تھا۔ گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہادت دے رہے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے پانی تخلیق فرمایا۔

کئی روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ بعض مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا تو ان کے پاس موجود قلیل پانی میں حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیاں ڈالیں تو ان سے پانی کے چشمے پھوٹنے لگے یعنی پہلے سے موجود پانی نہیں بڑھا بلکہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر اور مبارک انگلیوں میں سے چشموں کی طرح پھوٹا جو سیکڑوں لوگوں کو کفایت کر گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتانِ مبارک سے چشمے پھوٹنے کے مناظر خود اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جیسا کہ متفق علیہ حدیث مبارکہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ** ’میں پانی کو دیکھنے لگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے (چشمے کی طرح) پھوٹ رہا تھا‘۔

اِسی طرح ’صحیح بخاری‘ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے: **فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ** ’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ مبارک چھاگل (کے منہ) میں رکھا تو فوراً پانی چشموں کی طرح انگلیوں کے

درمیان سے جوش مار کر پھوٹنے لگا‘۔

اس سے بڑی گواہی اور کیا ہوسکتی ہے؟ اس میں مغالطہ نہیں ہونا چاہیے کہ پانی تو آپ ﷺ نے اپنے جسمِ اَطہر سے تخلیق فرمایا۔ لہٰذا اِس واقعہ کو ہم تکثیر الماء یعنی پانی میں اضافے کا معجزہ نہیں بلکہ تخلیق الماء کا معجزہ کہیں گے کیونکہ حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے ابلنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ برتن میں موجود پانی میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ آپ ﷺ کے تصرف سے آپ ﷺ کی انگلیوں سے نیا پانی تخلیق ہوا۔ آپ ﷺ چاہتے تو اپنا دست مبارک پانی سے بالکل خالی برتن میں رکھتے یا ہوا میں لہرا دیتے اور تخلیق الماء کے عمل سے انگشتانِ مبارک سے چشمے جاری ہو جاتے اور لوگ اپنے تمام برتن بھر لیتے۔ لیکن ایسا آپ ﷺ نے کبھی نہیں کیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے مقامِ عبدیت کو ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھتے تھے، چنانچہ ان مواقع پر بھی بارگاہِ صمدیت کے ادب کے پیشِ نظر اِستحیاءً آپ ﷺ نے براہِ راست پانی تخلیق نہیں فرمایا بلکہ برتن میں جو چند قطرے پانی موجود تھا اسی میں اپنی مبارک انگلیاں ڈال دیں تاکہ دیکھنے والے کو تکثیر الماء کا عمل محسوس ہو جبکہ حقیقت میں وہ تخلیق الماء کا معاملہ ہو۔

ہم نے اس فصل میں تخلیق الماء کے ترجمۃ الباب کے تحت ایسی

تمام روایات جمع کر دی ہیں جن میں آپ ﷺ کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے فواروں کی طرح اُبل پڑنے کا ذکر آیا ہے۔ قارئین اگلی فصل میں ان احادیث کا مطالعہ فرمائیں گے جو تکثیر الماء یعنی پانی میں اضافے سے تعلق رکھتی ہیں یعنی جن میں حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمے اُبلنے کا ذکر نہیں بلکہ حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے پانی میں محض اضافہ ہونا مذکور ہے۔

١٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩-١٣١٠، الرقم/٣٣٧٩-٣٣٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم/٢٢٧٩ (٢، ٣)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم/١٢٣٧٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم/٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم/٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٧، الرقم/٦٥٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم/٨٧٨۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ – قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ – دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ، فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ أَصْحَابِهِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ يَا أَبَا حَمْزَةَ. قَالَ: كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةِ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا آپ ﷺ اس وقت زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے بہہ نکلے چنانچہ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ﷺ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہماری تعداد تین سو یا تین سو کے لگ بھگ تھی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں: حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ زوراء کے مقام پر تھے۔ - فرمایا: زوراء مدینہ منورہ میں

بازار اور مسجد کے پاس ایک مقام ہے۔- آپ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں کچھ پانی موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری ہوگیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے تمام صحابہ نے اس سے وضو کرلیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: اے ابوبکر وہ لوگ کتنے تھے؟ فرمایا: تین سو کے لگ بھگ تھے۔

۱۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی الله عنه روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں کچھ پانی موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی مبارک انگلیاں ڈالیں۔

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الوضوء من التور، ۱/ ۸٤، الرقم/ ۱۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/ ۱۷۸۳، الرقم/ ۲۲۷۹۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھنے لگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے (چشمے کی طرح) پھوٹ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستر (۷۰) سے اسی (۸۰) تک تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، ۱/۷٤، الرقم/۱٦۷، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم/۳۳۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/۱۷۸۳، الرقم/۲۲۷۹ (۲)۔

دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کو ابلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠. عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهٗ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلٰى أَهْلِ الْوُضُوْءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا، فَجَعَلْتُ لَا آلُوْ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهٗ بَرَكَةٌ. قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم/٥٣١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٦، الرقم/٦٥٣٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/١١٧، وأيضًا في الاعتقاد/٢٧٣، والفريابي في دلائل النبوة/٧٢، الرقم/٣٧۔

کُنتُمْ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ. تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ ﷺ. وَقَالَ حُصَيْنٌ: وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ ﷺ: خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. وَتَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ جَابِرٍ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مذکورہ حدیث روایت کی انہوں نے بیان فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن (ہمارے پاس) تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا جو ایک برتن میں ڈال کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس میں ڈال دیا اور پھر مبارک انگلیاں کھول دیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو کرنے والے آئیں اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے فائدہ اٹھائیں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمے کی طرح) پھوٹ رہا تھا۔ تمام لوگوں نے وضو کیا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا، میں نے بھی اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کیوں کہ میرے علم میں وہ پانی متبرک تھا۔ میں (یعنی سالم بن ابو الجعد) نے حضرت جابر ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اس روز آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: (اس وقت ہم) چودہ سو افراد تھے۔ حضرت عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابر سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے اور انہوں نے حضرت

جابر ﷛ سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیّب نے بھی حضرت جابر سے (اسی عدد پر مبنی) حدیث روایت کی ہے۔

اِسے امام بخاری، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ: لَقَوْلُ جَابِرٍ ﷛ فِي الْحَدِيْثِ: ﴿فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ﴾ وَهٰذَا جَائِزٌ سَائِغٌ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ أَنْ يُسَمَّى الشَّيْءُ الْمُبَارَكُ فِيْهِ بَرَكَةً، كَمَا قَالَ أَيُّوْبُ النَّبِيُّ ﷸ: ﴿لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ﴾ فَسَمَّى الذَّهَبَ بَرَكَةً، وَمِثْلُهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: هٰذَا خَلْقُ اللهِ يَعْنِي مَخْلُوْقَاتِهِ، وَالْخَلْقُ اسْمُ الْفِعْلِ.(۱)

امام ابن بطال نے کہا ہے: حضرت جابر ﷛ کا حدیث میں یہ قول: (میں نے جان لیا کہ یہ برکت ہے۔) یہ جائز اور عربوں کی زبان میں رائج ہے کہ مبارک چیز کو برکت کا نام دیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ایوب ﷸ نے کہا: ﴿فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ﴾ 'اے مولا! تیری برکت سے میں قطعاً بے نیاز نہیں ہوسکتا۔' پس انہوں نے (اپنے اوپر برسنے والے) سونے کو برکت کا نام دیا، اور اسی کی مثل فرمان الٰہی ہے: ﴿لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ﴾ 'یہ اللہ تعالیٰ کی

(۱) ابن بطال في شرح صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماء المبارك، ٦/٨٦، الرقم/٥٤۔

خلق یعنی اس کی مخلوقات ہیں؛ جبکہ خلق تو اسم الفعل ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْعَيْنِيُّ: قَوْلُهُ: ﴿يَتَفَجَّرُ﴾ مِنَ التَّفَجُّرِ، وَهُوَ التَّفَتُّحُ بِالسَّعَةِ وَالْكَثْرَةِ. قَوْلُهُ: ﴿مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ﴾ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْاِنْفِجَارُ مِنْ نَفْسِ الْأَصَابِعِ يَنْبُعُ مِنْهَا وَأَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ الْأَصَابِعِ لَا مِنْ نَفْسِهَا، وَعَلٰى كُلِّ تَقْدِيْرٍ فَالْكُلُّ مُعْجِزَةٌ عَظِيْمَةٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَالْأَوَّلُ أَقْوٰى لِأَنَّهُ مِنَ اللَّحْمِ.(۱)

امام بدر الدین العینی نے کہا ہے: راوی کا قول: ﴿يَتَفَجَّرُ﴾ یہ تفجر سے ہے، اور اس کا مطلب ہے کثرت کے ساتھ کسی چیز کا پھوٹ پڑنا۔ راوی کا قول: (آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے) یہ احتمال رکھتا ہے کہ پھوٹنا خود مبارک انگلیوں سے ہو کہ ان سے پانی پھوٹ رہا ہو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹا ہو نہ کہ خود انگلیوں سے، بہرحال یہ دونوں صورتیں رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہیں۔ اور پہلی صورت (انگلیوں سے پانی کا اُبل پڑنا) زیادہ قوی ہے اس (حدیث) کے مطابق (حضور نبی اکرم ﷺ

---

(۱) العيني في عمدة القاري، كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماء المبارك، ۲۱/۲۰۷، الرقم/۵۶۳۹۔

کے جسدِ مبارک کے) گوشت سے پانی کا پھوٹنا ثابت ہوتا ہے۔ (جو مکمل طور پر خلافِ عادت ہے، اور ایسا تاریخ میں کسی وقت بھی ثابت نہیں ہے۔ پتھروں اور پتھریلی زمینوں سے چشمے پھوٹے ہیں۔ مگر کسی کے گوشت پوست اور ہڈیوں سے پانی کے چشمے کبھی نہیں پھوٹے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے جسدِ اقدس یعنی انگلیوں سے پانی تخلیق فرمانے کا فعل یقیناً معجزہ عظیم ہے۔)

٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِکْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَکُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّکْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ کَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ کُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَکَفَانَا، کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم/٣٣٨٣، وأيضًا في کتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم/٣٩٢١-٣٩٢٣، وأيضًا في کتاب التفسير/الفتح، باب إذ يبايعونك تحت الشجرة، ٤/ ١٨٣١، الرقم/ ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٩، الرقم/ ١٤٥٦٢، والدارمي في السنن، ١/ ٢٧، الرقم/ ٢٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا، یہ دیکھ کر لوگ آپ ﷺ کی طرف تیزی سے لپکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے، سوائے اس (چھاگل) کے جو آپ ﷺ کے سامنے رکھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل (کے منہ) میں رکھا تو فوراً پانی چشموں کی طرح انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر پھوٹنے لگا، چنانچہ ہم سب نے (سیر ہوکر) پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لیے کافی ہو جاتا، (مگر اس وقت) ہم پندرہ سو تھے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمْ يَجِدُوْا

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٠١، الرقم/٣٨٠٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الإناء، ١/٦٠، الرقم/٧٧، وأيضا في السنن الكبرى، ١/٨٠، الرقم/٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٨، الرقم/٦٥٤٠۔

مَاءً، فَأُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ يَدَهُ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْوُضُوْءِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: كَمْ كَانَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے۔ لوگوں کو پانی نہ ملا پھر آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس میں رکھ دیا، اور اس کے اندر اپنی انگلیاں مبارک کھول دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ وضو کر لو، اور (یہ ساری) برکت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اَعمش کہتے ہیں کہ انہیں سالم بن ابی الجعد نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اس دن کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک ہزار پانچ سو افراد تھے۔

اِسے امام احمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ:

قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷠: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: فَذَكَرَ عَطَشًا فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ أَصَابِعَهٗ فِيْهِ وَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ كَأَنَّهَا الْعُيُوْنُ فَشَرِبْنَا وَسَقَيْنَا وَكَفَانَا قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا وَقَالَ جَرِيْرٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ ﷛، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَأَرْبَعُمِائَةٍ. قَالَ أَبُوْ عُمَرَ: الَّذِي أُوْتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ هٰذِهِ الآيَةِ الْمُعْجِزَةِ أَوْضَحُ فِي آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَعْلَامِهِمْ مِمَّا أُعْطِيَ مُوْسٰى ﷺ إِذْ ضَرَبَ بِعَصَاهُ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا وَذٰلِكَ أَنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ مَا يُشَاهَدُ انْفِجَارُ الْمَاءِ مِنْهَا وَلَمْ يُشَاهَدْ قَطُّ أَحَدٌ مِنَ الْأٰدَمِيِّيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ الْمَاءُ غَيْرَ نَبِيِّنَا ﷺ وَقَدْ نَزَعَ بِنَحْوِ مَا قُلْتُ الْمُزَنِيُّ وَغَيْرُهٗ.(۱)

حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ سالم بن ابو جعد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷠ سے عرض کیا: درخت (کے نیچے

(۱) ابن عبد البر في التمهيد، ۱/ ۲۲۰۔

بیعت) والے دن آپ کتنے لوگ تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس دن کی پیاس کا ذکر کیا، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ پانی کا ایک کٹورا لے کر آئے جس میں آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں رکھ دیں، تو پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے یوں پھوٹنے لگا گویا وہ چشمے ہوں، ہم نے پیا اور دوسروں کو پلایا اور وہ پانی ہم سب کو کفایت کر گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا: اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: پندرہ سو تھے، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمارے لیے کافی ہوتا، اور جریر نے کہا ہے: اعمش ابو جعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، ابو جعد فرماتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ اس دن کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: چودہ سو افراد تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ جو معجزہ عطا ہوا یہ تمام بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات سے نمایاں معجزہ ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ معجزہ عطا ہوا تھا کہ جب انہوں نے پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے، یہ معجزہ اس سے بھی کہیں بڑا ہے، کیونکہ بعض پتھر ایسے ہیں جن سے پانی کا پھوٹنا دیکھا جاسکتا ہے، لیکن بنی آدم میں سے کسی شخص کی انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا سوائے ہمارے نبی مکرم ﷺ کے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اور جو بات میں نے کی ہے مُزَنی اور بعض

دیگر ائمہ نے بھی کی ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ نُعَيْمٍ: وَهٰذِهِ الآيَةُ مِنْ أَعْجَبِ الآيَاتِ أُعْجُوْبَةً وَأَجَلِّهَا مُعْجِزَةً وَأَبْلَغِهَا دَلالَةً، شَاكَلَتْ دَلالَةَ مُوْسٰى ﷺ فِي تَفَجُّرِ الْمَاءِ مِنَ الْحَجَرِ حِيْنَ ضَرَبَهُ بِعَصَاهُ، بَلْ هٰذَا أَبْلَغُ فِي الْأُعْجُوْبَةِ لِأَنَّ نُبُوْعَ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ اللَّحْمِ وَالْعَظْمِ أَعْجَبُ وَأَعْظَمُ مِنْ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْحَجَرِ لِأَنَّ الْحَجَرَ سِنْخٌ مِنْ أَسْنَاخِ الْمَاءِ مَشْهُوْرٌ فِي الْمَعْلُوْمِ مَذْكُوْرٌ فِي الْمُتَعَارَفِ وَمَا رُوِيَ قَطُّ وَلَا سُمِعَ فِي مَاضِي الدُّهُوْرِ بِمَاءٍ نَبَعَ وَانْفَجَرَ مِنْ آحَادِ بَنِي آدَمَ حَتّٰى صَدَرَ عَنْهُ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ مِنَ النَّاسِ وَالْحَيَوَانِ. وَانْفِجَارُ الْمَاءِ مِنَ الْأَحْجَارِ لَيْسَ بِمُنْكَرٍ وَلَا بَدِيْعٍ وَخُرُوْجُهُ وَتَفْجِيْرُهُ بَيْنَ الْأَصَابِعِ مُعْجِزٌ بَدِيْعٌ.(۱)

امام ابونعیم نے کہا ہے: یہ معجزہ تمام معجزات میں ایک عجیب معجزہ ہے اور بہت جلیل القدر اور اعلیٰ دلالت والا معجزہ ہے، دلالت کے اعتبار سے تو یہ حضرت موسیٰ ﷺ کے اس معجزہ سے مماثلت رکھتا ہے،

---

(۱) أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۴۰۵۔

جب انہوں نے اپنے عصاء سے پتھر پر ضرب لگائی اور اس میں سے پانی پھوٹ پڑا تھا، لیکن عجوبہ ہونے کے اعتبار سے یہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے، کیونکہ گوشت اور ہڈیوں سے پانی کا پھوٹنا پتھر سے پانی کے پھوٹنے سے عجیب تر بات ہے، اس لیے کہ پتھر پانی پھوٹنے کے مصادر میں سے ایک مصدر ہے اور یہ بات معلوم ومشہور اور متعارف ہے۔ لیکن گذشتہ زمانوں میں یہ بات کبھی روایت کی گئی ہے نہ ہی سنی گئی ہے کہ بنی آدم میں سے کسی شخص کی انگلیوں سے پانی پھوٹا ہو، اور جس سے انسانوں اور جانوروں کا ایک جم غفیر سیراب ہوا ہو۔ پتھروں سے پانی کا پھوٹنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے، البتہ انگلیوں سے اس کا پھوٹنا اور بہنا ایک بڑا ہی انوکھا معجزہ ہے۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَاءُ لَمَّا انْفَجَرَ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَدِهِ فِي الرِّكْوَةِ وَتَوَضَّؤُوْا كُلُّهُمْ وَشَرِبُوْا، أَمَرَ حِيْنَئِذٍ بِصَبِّ الْمَاءِ الَّذِي بَقِيَ فِي الرِّكْوَةِ فِي الْبِئْرِ، فَتَكَاثَرَ الْمَاءُ فِيْهَا.(١)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا: اور اس بات کا احتمال ہے کہ

---

(١) ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٧/٤٤٢، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٤٩۔

جب چمڑے کے ڈول میں پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں اور دستِ اقدس میں سے پھوٹا جس سے سب نے وضو کیا اور پانی پیا، تو اس وقت جو پانی ڈول میں بچ گیا اُسے آپ ﷺ نے کنویں میں ڈال دینے کا حکم صادر فرمایا جس سے کنواں بھی پانی سے بھر گیا۔

٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم/٣٣٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦٠، الرقم/٤٣٩٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، ما جاء في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصّه اللّٰه عز وجل به، ٥/٥٩٧، الرقم/٣٦٣٣، والدارمي في السنن، ١/٢٨، الرقم/٢٩۔

حضرت عبد اللہ ﷺ نے (علقمہ سے) فرمایا: ہم حصولِ برکت کے لیے معجزات بیان کرتے تھے اور تم خوفزدہ کرنے کے لیے معجزات بیان کرتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ (علاوہ ازیں) ہم کھانے کے دوران طعام سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ الْعَيْنِيُّ: هٰذَا طَرِيْقٌ رَابِعٌ فِي حَدِيْثِ أَنَسٍ، اَلْأَوَّلُ عَنْ قَتَادَةَ، وَالثَّانِي عَنْ إِسْحَاقَ، وَالثَّالِثُ عَنِ الْحَسَنِ، وَالرَّابِعُ عَنْ حُمَيْدٍ، فَفِيْهَا مُغَايَرَةٌ وَاضِحَةٌ فِي الْمَتْنِ، وَتَعْيِيْنِ الْمَكَانِ، وَعَدَدِ مَنْ حَضَرَ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ، فَدَلَّ هٰذَا كُلُّهُ عَلٰى تَعَدُّدِ الْقَضِيَّةِ وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ: قِصَّةُ نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ أَصَابِعِهِ ﷺ تَكَرَّرَتْ مِنْهُ فِي عِدَّةِ مَوَاضِعَ فِي مَشَاهِدَ عَظِيْمَةٍ، وَوَرَدَتْ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ، يُفِيْدُ مَجْمُوْعُهَا الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ الْمُسْتَفَادَ مِنَ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ، قَالَ: وَلَمْ

يُسْمَعُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ مِنْ غَيْرِ نَبِيِّنَا ﷺ حَيْثُ نَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ عَصَبِهٖ وَعَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ وَدَمِهٖ. (۱)

امام بدر الدین العینی نے فرمایا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث کا یہ چوتھا طریقِ روایت ہے، پہلا طریق قتادہ سے، دوسرا طریق اسحاق سے، تیسرا طریق حسن سے اور چوتھا حُمید سے مروی ہے۔ پس ان طرق سے مروی احادیث کے متن، مکان کی تعیین، جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی تعداد اور اِس کے علاوہ باقی چیزوں میں واضح فرق ہے۔ مگر یہ ساری چیزیں اس واقعہ کے متعدد بار واقع ہونے پر دلالت کرتی ہیں، امام قرطبی نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی انگشت ہائے مبارک سے پانی پھوٹنے کا قصہ کئی جگہوں پر بہت سارے لوگوں کی موجودگی میں متعدد مرتبہ رونما ہوا ہے، اور یہ بہت سارے طرق سے مروی ہے، جن کا مجموعہ ایسے یقینی علم کا فائدہ دیتا ہے جو معنوی تواتر سے حاصل ہوتا ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں: اور اس طرح کا معجزہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور سے نہیں سنا گیا، اس طرح کہ آپ ﷺ کے پٹھوں، ہڈیوں، گوشت اور خون مبارک سے پانی پھوٹا (یہ نادر الوجود معجزہ ہے۔)

---

(۱) العيني في عمدة القاري، ۱۶/۱۱۹۔

٢٤. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﵁، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ: فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جَابِرُ، نَادِ بِوَضُوْءٍ، فَقُلْتُ: أَلَا وَضُوْءَ؟ أَلَا وَضُوْءَ؟ أَلَا وَضُوْءَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ، قَالَ: فَقَالَ لِيَ: انْطَلِقْ إِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ، فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيْهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا، لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ.

فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيْهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا، لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ، قَالَ:

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٤/٢٣٠٧-٢٣٠٨، الرقم/٣٠١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٧، الرقم/٦٥٢٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٩، والفريابي في دلائل النبوة/٥٥، الرقم/٣٧.

اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٖ، فَأَتَيْتُهٗ بِهٖ فَأَخَذَهٗ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهٗ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَانِيْهِ فَقَالَ: يَا جَابِرُ، نَادِ بِجَفْنَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ، فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ: خُذْ يَا جَابِرُ، فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِاسْمِ اللهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَأَتْ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ، قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهٗ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهٗ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عباد بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد علم کی طلب میں انصار کے اس قبیلہ میں گئے، پھر انہوں نے طویل حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ آپ نے یہ بیان کیا: پھر ہم لشکر میں آئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! پانی کا اعلان کرو، میں نے کہا: (لوگو!) سنو وضو کے لیے پانی لاؤ، سنو وضو کے لیے پانی لاؤ، سنو وضو کے لیے پانی لاؤ۔ (راوی) کہتے

ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے پورے قافلے میں تو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پایا، ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے پرانے مشکیزے میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، جو درخت کی ٹہنیوں پر لٹکا رہتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں ابن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے مشکیزے میں پانی ہے یا نہیں؟ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا اس مشکیزے میں پانی کا صرف ایک ہی قطرہ تھا اگر میں اس مشکیزے کو اوندھا کرتا تو مشکیزے کا سوکھا ہوا حصہ اس ایک قطرے کو بھی پی جاتا، سو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس مشکیزے میں پانی کا صرف ایک ہی قطرہ ہے، اگر میں نے اس کو الٹا کیا تو وہ قطرہ بھی اس خشک مشکیزے میں جذب ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس مشکیزے کو میرے پاس لے آؤ، میں اس مشکیزے کو لے کر آیا، آپ ﷺ نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے پکڑا پھر مجھے پتا نہیں آپ ﷺ نے اس مشکیزے پر کیا پڑھا، آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے اس مشکیزے کو دبا رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے وہ مشکیزہ میرے حوالے کر کے فرمایا: جاؤ قافلہ میں اعلان کرو کہ پانی کا کوئی بڑا برتن لے آئیں، میں نے اعلان کیا: اے قافلہ والو! پانی کا بڑا برتن لے آؤ، پھر وہ برتن اٹھا کر لایا گیا، میں نے اس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اس میں اپنا دستِ مبارک ڈالا کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر ہاتھ پھیلا دیا، پھر دستِ مبارک اس برتن کی گہرائی میں رکھ دیا اور فرمایا: اے جابر! بسم اللہ پڑھ کر میرے ہاتھ پر مشکیزہ

انڈیلو، میں نے بسم اللہ پڑھ کر مشکیزہ انڈیلا، میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابل رہا تھا، حتیٰ کہ اس برتن میں پانی جوش مارنے لگا اور وہ برتن بھر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! اعلان کرو جس کو پانی کی ضرورت ہو وہ آ جائے، پھر لوگ آئے انہوں نے پانی پیا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے، میں نے کہا: کیا کوئی ایسا رہ گیا ہے جس کو پانی کی ضرورت ہو؟ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے برتن سے ہاتھ اٹھا لیا اور برتن پھر بھی بھرا ہوا تھا۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُوْرٍ؟ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلَةٍ فِي إِدَاوَةٍ، قَالَ: فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بِقِيَّةَ الطَّهُوْرِ، فَقَالُوْا: تَمَسَّحُوْا تَمَسَّحُوْا، قَالَ: فَسَمِعَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلٰی

۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٧، الرقم/١٤٩٠٣، والدارمي في السنن، باب ما أكرم الله النبي ﷺ من تفجير الماء من بين أصابعه، ١/٢٧، الرقم/٢٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٥٦، الرقم/١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم/٣١٧٢٣، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/١١٧، والفريابي في دلائل النبوة/٦٩، الرقم/٣٢۔

رِسْلِكُمْ، قَالَ: فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ الطَّهُوْرَ، قَالَ: فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَرِي – قَالَ: وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ – لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا أَجْمَعُوْنَ، قَالَ الْأَسْوَدُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مِائَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ فرمایا: نماز کا وقت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی اپنے وضو کے برتن میں بچا ہوا کچھ پانی لے آیا اور اسے ایک پیالے میں ڈال دیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس (قلیل پانی) سے وضو فرمایا، پھر باقی لوگ بھی اس پانی کے پاس آ گئے اور کہنے لگے: اس سے مسح کرلو، مسح کرلو، راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان کی اِس بات کو سن لیا، اور فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس پیالے میں پانی کے اندر ڈال دیا اور فرمایا: اچھی طرح سے وضو کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے میری بصارت لے لی! راوی کہتے ہیں – اور ان کی بینائی (بعد

میں) ختم ہوگئی تھی۔ میں نے پانی کو رسول اللہ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس (پیالے سے) اس وقت تک نہ اٹھایا جب تک سب نے وضو نہ کرلیا۔ اسود کہتے ہیں: میرا خیال ہے، انہوں نے کہا: ہم دو سو سے کچھ زیادہ افراد تھے۔

اِسے امام احمد، دارمی، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ. قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَيءٌ مِنْ مَاءٍ قَلِيْلٍ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي فَمِ الإِنَاءِ وَفَتَحَ أَصَابِعَهُ قَالَ: فَانْفَجَرَتْ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عُيُوْنٌ وَأَمَرَ بِلَالًا فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ الْوَضُوْءَ الْمُبَارَكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ. وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ، وَالذَّهَبِيُّ، قَالَ:

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥١، ٣٢٤، الرقم/٢٢٦٨، ٢٩٩١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/١٢٨، وأيضا في الاعتقاد/٢٧٣، والفريابي في دلائل النبوة/٧٥-٧٦، الرقم/٤٠، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٩٧، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/٣٨٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٧٠۔

إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو لشکر میں کسی کے پاس پانی نہیں تھا، پھر ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! لشکر میں کسی کے پاس پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے کر آؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے برتن کے منہ میں اپنی مبارک انگلیاں ڈال دیں اور انہیں کھول دیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے، آپ ﷺ نے حضرت بلال ﷺ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ (آؤ اور) مبارک پانی سے وضو کرلو۔

اِسے امام احمد، بیہقی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے۔

۲۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ،

۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۳، الرقم/۱۴۷۳۸، وأبو يعلى في المسند، ۴/۸۲، الرقم/۲۱۰۷، والآجري في الشريعة، ۴/۱۵۷۱، الرقم/۱۰۵۷، والبغوي في معجم الصحابة، ۱/۴۴۲، الرقم/۲۸۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۱۲، والأصبهاني في

قَالَ: اشْتَكٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَيْهِ الْعَطَشَ قَالَ: فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ يَدَهُ وَقَالَ: اسْقُوْا فَاسْتَقَى النَّاسُ قَالَ: فَكُنْتُ أَرَى الْعُيُوْنَ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْآجُرِّيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، **حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری** رضی اللہ عنہما سے **روایت کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا اس میں کچھ پانی انڈیلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا دستِ اقدس رکھ دیا اور فرمایا: پانی پی لو۔ چنانچہ لوگوں نے خوب سیر ہوکر پانی پیا۔ راوی کہتے ہیں: میں دیکھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک سے چشمے پھوٹ رہے تھے۔

اِسے امام احمد، ابو یعلی، آجری، بغوی، بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، **قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَسِيْرٍ، فَأَتَيْنَا**

.... تاريخ أصبهان، ٢/٢٢٦، الرقم/١٥٢٦، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٩٥۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، الرقم/١٨٦٠٧،

عَلٰى رَكِيٍّ ذَمَّةٍ يَعْنِي قَلِيْلَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَنزَلَ فِيْهَا سِتَّةٌ، أَنَا سَادِسُهُمْ مَاحَةً فَأُدْلِيَتْ إِلَيْنَا دَلْوٌ قَالَ: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلْنَا فِيْهَا نِصْفَهَا أَوْ قِرَابَ ثُلُثَيْهَا فَرُفِعَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ الْبَرَاءُ: فَكِدْتُ بِإِنَائِي، هَلْ أَجِدُ شَيْئًا أَجْعَلُهُ فِي حَلْقِي، فَمَا وَجَدْتُ، فَرُفِعَتِ الدَّلْوُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَغَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ، فَعِيْدَتْ إِلَيْنَا الدَّلْوُ بِمَا فِيْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَنَا أُخْرِجَ بِثَوْبٍ خَشْيَةَ الْغَرَقِ قَالَ: ثُمَّ سَاحَتْ يَعْنِي جَرَتْ نَهْرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَارِثُ وَالرُّوْيَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ قَوِيٌّ، وَالظَّاهِرُ قِصَّةٌ أُخْرٰى غَيْرُ يَوْمِ الْحُدَيْبِيَةِ وَاللهُ أَعْلَمُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں:** ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے

.... والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٦، الرقم/١١٧٧، والحارث في المسند، ٢/٨٧٩، الرقم/٩٤٧، والروياني في المسند، ١/٢٧٣-٢٧٤، الرقم/٤٠٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٣١، الرقم/٢١٠٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٠۔

ساتھ تھے، ہمارا گزر تھوڑے سے پانی والے کنویں کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں: اس کنویں کی تہہ تک چھ افراد اترے، (اترنے والوں میں) چھٹا شخص میں تھا۔ پھر ہماری طرف ڈول اتارا گیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کنویں کے کنارے پر موجود تھے، ہم نے وہ ڈول آدھا یا تہائی کے قریب بھرا تھا کہ اور وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اٹھا لیا گیا۔ براء نے کہا: میں اپنے برتن کے قریب ہوا کہ دیکھوں کہ کیا اس میں کوئی چیز ہے جسے میں اپنے حلق میں لے جاؤں، مگر میں نے اس میں کوئی چیز نہ پائی۔ پھر ڈول رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس میں ڈبو دیا پھر جو اللہ نے چاہا آپ ﷺ نے وہ کلمات پڑھے۔ اس کے بعد وہ ڈول تھوڑے سے پانی سمیت ہماری طرف واپس بھیج دیا گیا (تاکہ وہ مبارک پانی کنویں میں ڈال دیا جائے) آپ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو دیکھا کہ اس کو کپڑے کے ساتھ کنویں سے نکالا جا رہا تھا اس خدشہ سے کہ کہیں وہ (کنویں میں پانی کی سطح بڑھنے سے) ڈوب نہ جائے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ کنواں لبالب بھر کر بہنے لگا گویا کوئی نہر بہہ رہی ہو۔

اِسے امام احمد، طبرانی، حارث اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے کہا: اس کی سند عمدہ اور قوی ہے۔ اور ظاہر ہے یہ صلح حدیبیہ والے دن کے علاوہ کوئی اور واقعہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: اس کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان دونوں کے راوی صحیح حدیث کے

راوی ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، (وفي رواية: غَزْوَةِ خَيْبَرَ)، - فذكر الحديث وفيه - ثُمَّ أَصَابَ النَّاسَ عَطَشٌ شَدِيْدٌ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: اَلْتَمِسْ لِي، يَعْنِي الْمَاءَ، فَأَتَيْتُهُ بِفَضْلِ مَاءٍ، وَجَدْتُهُ فِي إِدَاوَةٍ، فَأَخَذَهُ، فَصَبَّهُ فِي رِكْوَةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِيْهَا، وَسَمّٰى، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْحَدِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَشَرِبَ النَّاسُ وَتَوَضَّؤُوْا مَا شَائُوْا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ فَجَعَلْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ وَأُكْثِرُ، أَلْتَمِسُ بَرَكَتَهُ.(١)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِي

---

(١) أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٩٠-٢٩١، الرقم/١٤٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٩، الرقم/١٠٠١٦، والأصبهاني في دلائل النبوة/١٢٦، الرقم/١٣٥، وذكره الهيثمي في كشف الأستار، ٣/١٣٤، الرقم/٢٤١٢، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٩/٩، الرقم/١٤١٦٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٩٦، والحلبي في السيرة، ٢/٧٦٤۔

إِسْنَادِ الْأَوْسَطِ: زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلٰى ضَعْفِهٖ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ حَدِيْثُهُمْ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، (ایک روایت میں غزوۂ خیبر کا ذکر آیا ہے) - اس میں حدیث ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے- بعد ازاں اس غزوہ میں لوگوں کو سخت پیاس لگی، آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ بچا ہوا پانی لے کر حاضر ہوا جو مجھے ایک برتن میں ملا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ لے لیا اور اسے ایک چمڑے کے چھوٹے سے برتن میں انڈیل دیا، پھر اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور بسم اللہ پڑھی، پانی آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے بہنے لگا، لوگوں نے پانی پی لیا اور حسبِ خواہش وضو بھی کرلیا، حضرت عبد اللہ نے فرمایا: میں جان گیا کہ یہ (پانی سراسر) برکت ہے، سو میں نے بھی اس سے پینا شروع کر دیا، اور حصول برکت کی خاطر خوب کثرت سے پیا۔

اِسے امام بزار، طبرانی اور اصبهانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: ’المعجم الاوسط‘ کی روایت میں زمعہ بن صالح ہے، وہ اپنے ضعف کے باوجود ثقہ قرار دیے گئے ہیں۔ جب کہ اس کے بقیہ رجال

اور ان کی حدیث حسن ہے۔

۲۹. عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰی قُبَاءَ، فَأُتِيَ مِنْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ بِقَدَحٍ صَغِيْرٍ، قَالَ: فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهٗ، فَلَمْ يَسَعْهَا الْقَدَحُ، فَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ إِبْهَامَهٗ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِلْقَوْمِ: هَلُمُّوْا إِلَی الشَّرَابِ، قَالَ أَنَسٌ: فَبَصُرَ عَيْنَايَ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، فَلَمْ يَزَلِ الْقَوْمُ يَرْوِي ذٰلِکَ الْقَدَحَ، حَتّٰی رَوَوْا مِنْهُ جَمِيْعًا.

رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْغَزَالِيُّ: إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ.

حضرت ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو بیان کرتے ہوا سنا کہ رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لائے تو آپ ﷺ کی خدمت میں اہلِ قباء میں سے کسی کے گھر سے ایک چھوٹا سا پیالہ لایا گیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس میں داخل کیا لیکن پیالہ چھوٹا ہونے کے باعث حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک کو اپنے اندر سما نہ سکا، پھر آپ ﷺ نے

۲۹: أخرجه أبو عوانة في المسند، ٥/١٣٦-١٣٧، الرقم/٨١٣٠، ٨١٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٨٥، الرقم/٤٢١٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/١٢٣، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٦، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٣٨٤۔

اس میں اپنی برکت والی چار انگلیاں ڈال دیں لیکن اپنا انگوٹھا مبارک اس میں داخل نہ کر سکے، راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو فرمایا: آؤ پانی پی لو، حضرت انس بیان کرتے ہیں: میری آنکھوں نے آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمے کی طرح پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا، پھر لوگ مسلسل اس پیالے سے سیراب ہوتے رہے، یہاں تک کہ سارے کے سارے اس سے سیراب ہو گئے۔

اِسے امام ابوعوانہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام غزالی نے کہا: اس کی سند عمدہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْزِلًا حَتّٰى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَتبَرَّزَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَـلَاحَقَ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مَاءٍ يَا أَخَا صُدَاءٍ، قُلْتُ: لَا، إِلَّا شَيءٌ قَلِيْلٌ لَا يَكْفِيْكَ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ ائْتِنِي بِهِ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الإِنَاءِ فَرَأَيْتُ بَيْنَ كُلِّ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ عَيْنًا تَفُوْرُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي عزوجل يَا أَخَا صُدَاءٍ، لَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، نَادِ فِي أَصْحَابِي مَنْ لَهُ حَاجَةٌ فِي

الْمَاءِ، فَنَادَيْتُ فِيهِمْ فَأَخَذَ مَنْ أَرَادَ مِنْهُمْ.(١)

رَوَاهُ الْآجُرِّيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: قُلْتُ: فِي السُّنَنِ طَرَفٌ مِنْهُ، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَرَدَّ عَلٰى مَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی سفر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ قیام فرمایا، جب پو پھوٹی تو آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر میری طرف تشریف لائے، اتنے میں صحابہ کرام بھی آپ ﷺ سے آ ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے برادرِ صدا! کیا کچھ پانی دستیاب ہے؟ میں نے عرض کیا: (زیادہ) نہیں مگر تھوڑا سا ہے جو آپ کے لیے کافی نہیں

(١) أخرجه الآجري في الشريعة، ١٥٧٣/٤، الرقم/١٠٥٩، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢٨٥/٢-٢٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٨١/١، الرقم/١٦٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٦٢/٥، الرقم/٥٢٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤٥/٣٤-٣٤٦، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٨٣/٥-٨٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٤/٥۔

ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کسی برتن میں ڈال کر میرے پاس لے آؤ، میں وہ برتن لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں رکھ دیا، پھر میں نے آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں میں سے ہر دو انگلیوں کے درمیان سے ایک ایک چشمہ پھوٹتا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے برادرِ صدا! مجھے اپنے ربّ ذو الجلال سے حیا آتی ہے ورنہ اپنی انگلیوں سے اتنا پانی نکالتا کہ ہم خود بھی سیراب ہوتے اور (علاقے کی) دوسری آبادیوں کو بھی سیراب کر دیتے، جاؤ اور میرے صحابہ میں اعلان کرو کہ جس کسی کو پانی کی ضرورت ہو وہ آ کر پانی لے لے۔ میں نے صحابہ میں اعلان کیا، تو ان میں سے جس نے جتنا چاہا پانی لے لیا۔

اِسے امام آجری، فسوی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: میں کہتا ہوں: اس روایت کا ایک حصہ سنن میں بھی ہے، اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور اس میں عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہیں، جنہیں امام احمد بن صالح نے ثقہ قرار دیا ہے، اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جنہوں نے اس راوی کے بارے میں کلام کیا، اور اس حدیث کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

قَالَ الْمَقْرِيْزِيُّ: وَحَدِيْثُ تَفَجُّرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا يَرْتَابُ فِي صِحَّتِهِ إِلَّا فَاسِدُ الْعَقِيْدَةِ،

مَدْخُوْلٌ فِي دِيْنِهٖ، فَقَدْ رُوِيَ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ عَنْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ شَاهَدُوْا ذٰلِکَ، هُمْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُوْ قَتَادَةَ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِکٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُوْ لَيْلٰی، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَأَبُوْ رَافِعٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰی، وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ﷺ.(۱)

امام مقریزی نے کہا ہے: رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے والی حدیث کی صحت میں سوائے فاسد العقیدہ شخص کے، جس کے دین میں خرابی ہو، اور کوئی شک نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث بہت سارے طرق سے رسول اللہ ﷺ کے دس اصحاب سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے خود یہ منظر دیکھا، ان صحابہ کے نام یہ ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابو لیلیٰ، حضرت براء بن عازب، حضرت ابو رافع، حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی، اور حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَسِيْرُ فِي الْجَيْشِ لَيْلًا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ:

---

(١) المقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/٩٢۔

فَعَرَّسْنَا وَنَحْنُ خَمْسَةٌ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ وَرِكْوَةٌ لِي أَشْرَبُ فِيْهَا؛ فَنِمْنَا، فَمَا انْتَبَهْنَا إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ، فَقُلْنَا: إِنَّا لِلّٰهِ فَاتَنَا الصُّبْحُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنُغِيْظَنَّ الشَّيْطَانَ كَمَا أَغَاظَنَا. فَتَوَضَّأَ مِنْ مَاءِ الإِدَاوَةِ فَفَضَلَ فَضْلَةٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، احْتَفِظْ بِمَا فِي الإِدَاوَةِ وَالرِّكْوَةِ، فَإِنَّ لَهَا شَأْنًا، ثُمّ صَلّٰى بِنَا الْفَجْرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ بِالْمَائِدَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ أَطَاعُوْا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَرَشَدُوْا.

وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَرَادَا أَنْ يَنْزِلَا بِالْجَيْشِ عَلَى الْمَاءِ، فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا، فَنَزَلُوْا عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَحِقَ الْجَيْشَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَنَحْنُ مَعَهُ وَقَدْ كَادَتْ تُقْطَعُ أَعْنَاقُ الرِّجَالِ وَالْخَيْلِ عَطَشًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالرِّكْوَةِ فَأَفْرَغَ مَا فِي الإِدَاوَةِ فِيْهَا، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَيْهَا، فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَأَقْبَلَ النَّاسُ فَاسْتَقَوْا، وَفَاضَ الْمَاءُ

حَتّٰى تَرَوَّوْا، وَأَرْوَوْا خَيْلَهُمْ وَرِكَابَهُمْ، فَإِنْ كَانَ فِي الْعَسْكَرِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ بَعِيْرٍ - وَيُقَالُ: خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ بَعِيْرٍ - وَالنَّاسُ ثَلَاثُوْنَ أَلْفًا، وَالْخَيْلُ عَشَرَةُ آلَافٍ. وَذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي قَتَادَةَ: احْتَفِظْ بِالرِّكْوَةِ وَالإِدَاوَةِ.(١)

رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک لشکر میں چل رہے تھے، (یہ واقعہ غزوۂ تبوک سے واپسی کا ہے) پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں بیان کیا کہ ہم نے آخر شب آرام کیا، اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پانچ ساتھی تھے، اور میرے پاس وضو کا ایک برتن تھا جس میں کچھ پانی تھا، اور ایک چمڑے کا ڈول تھا جس سے پانی پیتا تھا؛ پھر ہم سو گئے حتیٰ کہ سورج کی تپش نے ہمیں جگایا، ہم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

---

(١) أخرجه الواقدي في المغازي، ١/١٠٤٠-١٠٤١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٢/٧٢-٧٣، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤٥٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٤٩، والحلبي في السيرة، ٣/٤١٣۔

پڑھا کیونکہ ہماری صبح کی نماز قضاء ہوگئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم ضرور بالضرور شیطان کو غضبناک کریں گے جیسے اس نے ہمیں غضبناک کیا ہے۔ آپ ﷺ نے وضو والے برتن کے پانی سے وضو فرمایا تو اس میں سے کچھ پانی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! وضو کے برتن اور چمڑے کے ڈول میں جو پانی ہے اسے بچا کے رکھو، کیونکہ اس کے لیے ایک خاص بات ہے (یعنی آگے چل کر اس کی ضرورت پیش آئے گی)، پھر آپ ﷺ نے سورج کے طلوع ہونے کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ المائدہ کی تلاوت فرمائی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ابو بکر اور عمر کی اطاعت کرتے تو یقیناً صحیح منزل پا لیتے۔

(آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا کیونکہ) حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ارادہ فرمایا تھا کہ وہ لشکر کو پانی والی زمین پر اتاریں، لیکن لوگوں نے ان کی بات نہ مانی، اور ایک بے آب اور ویران زمین پر پڑاؤ ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور سورج کے زوال کے وقت لشکر کو جا ملے، ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں تھے۔ قریب تھا کہ لوگوں اور گھوڑوں کی گردنیں شدید پیاس کے باعث ٹوٹ جائیں (یعنی سب کی موت واقع ہو جائے)، پھر رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کا ڈول منگوایا اور جو پانی وضو کے برتن میں پیچھے سے بچا کر لائے تھے وہ چمڑے کے

برتن میں ڈال دیا، اور اپنی مبارک انگلیاں اس برتن پر رکھ دیں چنانچہ پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پڑا، لوگ آئے اور پانی سے سیراب ہوئے، وہ پانی بہہ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور سواریوں کو بھی سیراب کیا اگرچہ لشکر میں بارہ ہزار اونٹ تھے۔- اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پندرہ ہزار اونٹ تھے- اور تیس ہزار لوگ تھے، اور دس ہزار گھوڑے تھے، حضرت ابو قتادہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: 'اس چمڑے کے ڈول اور وضو کے برتن میں موجود پانی کو سنبھال کر رکھو' (کی یہی حکمت تھی جو بطورِ معجزہ ظاہر ہوئی، اور اس واقعہ سے آپ ﷺ کا مستقبل کا حال جاننے کا بھی اظہار ہوتا ہے)۔

اِسے امام واقدی نے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی اور صالحی نے کہا ہے: اِسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي لَيْلَى الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَصَابَنَا عَطَشٌ شَدِيْدٌ، فَشَكَوْنَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: هَلْ فَضْلَةُ مَاءٍ فِي إِدَاوَةٍ؟ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِفَضْلَةِ مَاءٍ فِي إِدَاوَةٍ، فَحَفَرَ النَّبِيُّ

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٧٦، الرقم/٦٤٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٧٠، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٥٠۔

ﷺ فِي الْأَرْضِ حُفْرَةً، وَضَعَ عَلَيْهَا نِطَعًا، وَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الإِدَاوَةِ: صُبَّ الْمَاءَ عَلٰى كَفِّي، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَفَعَلَ، قَالَ أَبُوْ لَيْلٰى: قَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى رَوَى الْقَوْمُ، وَسُقُوْا كُلُّهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت ابو لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں تھے تو ہمیں شدید پیاس لگی، ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا شکوہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وضو کے برتن میں بچا ہوا پانی ہے؟ تو ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس وضو کے برتن میں بچا ہوا پانی لے کر حاضر ہوا، آپ ﷺ نے ایک گڑھا کھودا، اور اس پر چمڑے کا ایک ٹکڑا رکھ دیا، اور اپنا دستِ اقدس زمین پر رکھ کر اس برتن والے سے فرمایا: میرے ہاتھ پر پانی ڈالو، اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام بھی لو، اس نے ایسا ہی کیا، ابو لیلیٰ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی پھوٹتا ہوا دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہوگئے اور سب نے خوب پانی پی لیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی اور صالحی نے کہا: اِسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣١. **عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وفي رواية طويلة قال: ثُمَّ دَعَا بِرِكْوَةٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَصَبَّهُ فِيْهَا، ثُمَّ مَجَّ فِيْهَا، فَتكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ، ثُمَّ أَدْخَلَ خِنْصَرَهُ فِيْهَا، فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ أَصَابِعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُفَجِّرُ يَنَابِيْعَ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَمَلَأُوْا قِرَبَهُمْ وَأَدَاوِيَهُمْ، ثُمَّ ضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو عَمرہ انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں: *ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر وہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: اس کے بعد آپ*

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١١، الرقم/٥٧٥، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٢٦-٢٧، الرقم/٦٣، وأيضا في مسند الشاميين، ١/٤٣٩، الرقم/٧٧٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٩-٢٠، الرقم/٢٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٧١۔

ﷺ نے چمڑے کا ڈول منگوایا جسے آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، آپ ﷺ نے وہ پانی اس ڈول میں انڈیل دیا، اس کے بعد آپ ﷺ نے اس پانی میں کلی فرمائی، اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ نے کلام پڑھا پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک اس میں ڈال دی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک کو دیکھا کہ ان سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ خود سیراب ہوئے اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا، اور اپنے مشکیزے اور وضو کے برتن بھی بھر لیے، اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھیں بھی ظاہر ہوگئیں، پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جو بندہ بھی ان دو شہادتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ ہر حال میں جنت میں داخل ہوگا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

مُعْجِزَةُ تَكْثِيْرِ الْمَاءِ الْقَلِيْلِ

قلیل پانی کے زیادہ ہو جانے کا معجزہ

أَقُوْلُ أَنَا الْفَقِيْرُ (الْقَادِرِيُّ): قَدْ قَرَأْتُمْ فِي الْفَصْلِ السَّابِقِ تَحْتَ عُنْوَانِ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ الرِّوَايَاتِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِيْهَا مُعْجِزَةُ نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ﷺ كَنَبْعِ الْعُيُوْنِ. وَفِي هٰذَا الْفَصْلِ جَمَعْنَا الْمُعْجِزَاتِ الَّتِي تَتَعَلَّقُ بِتَكْثِيْرِ الْمَاءِ الْقَلِيْلِ بِبَرَكَةِ يَدِهِ ﷺ الْمُبَارَكَةِ. فَفِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ عِنْدَمَا كَانَ الْمَاءُ قَلِيْلًا فِي السَّفَرِ وَلَمْ يَكُنْ كَافِيًا حَتّٰى لِرَجُلٍ أَوْ رَجُلَيْنِ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ فِي ذٰلِکَ الْمَاءِ الْقَلِيْلِ، فَكَانَ يَكْفِي مِئَاتِ أُلُوْفٍ مِنَ النَّاسِ وَدَوَابِّهِمْ، بَلْ كَانَ الصَّحَابَةُ يَمْلَؤُوْنَ بِهِ رِكَاءَهُمْ وَظُرُوْفَهُمُ الْأُخْرٰى.

فقیر (محمد طاہر القادری) کہتا ہے: تخلیق الماء کے عنوان کے تحت گزشتہ فصل میں آپ ان روایات کا مطالعہ کر چکے ہیں جن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے اُبلنے کے معجزات بیان ہوئے ہیں۔ اِس فصل میں تکثیر الماء یعنی حضور ﷺ کے دست

مبارک کی برکت سے قلیل پانی کے کثیر مقدار میں بڑھ جانے کے معجزات درج ہیں۔ سفر کے دوران بعض مواقع پر وہ پانی جو ایک دو اَفراد کی ضرورت کے لیے بھی ناکافی ہوتا، جب حضور رحمتِ دو عالم ﷺ اپنا دستِ رحمت اس میں رکھتے تو وہ قلیل پانی سیکڑوں ہزاروں لوگوں اور ان کے مویشیوں کے لیے کفایت کر جاتا بلکہ صحابہ اپنی چھاگلیں اور برتن بھی بھر لیتے تھے۔

۳۲. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ، فَأَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ، حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ أَبُوْ بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوْقِظُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۰۸، الرقم/۳۳۷۸، وأيضا في كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، ۱/۱۳۰-۱۳۱، الرقم/۳۳۷، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، ۱/۴۷۴-۴۷۵، الرقم/۶۸۲۔

الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنا؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ، ثُمَّ صَلّٰى.

وَجَعَلَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لا مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: وَمَا رَسُوْلُ اللهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتّٰى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ بے شک ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، رات بھر چلتے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوئے وہ حضرت ابو بکر تھے اور آپ رسول اللہ ﷺ کو جگانے کی جرأت نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، حضرت ابو بکر، حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ اقدس کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے اس پر حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہوگئے۔ آپ ﷺ نیچے تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص سب سے الگ بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ ہمیں سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم (پانی کی تلاش میں) چلے جا رہے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا جو سواری پر اپنے دونوں پاؤں لٹکائے دو مشکیزے رکھے ہوئے جا رہی تھی، ہم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی کہیں نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمہارے گھر والوں اور پانی کے

درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ ایک رات اور ایک دن کا۔ ہم نے اس سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ وہ کہنے لگی، کون رسول اللہ؟ ہم اس کی باتیں سنی اَن سنی کرتے ہوئے اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے آئے۔ اس عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بھی وہی بات کی جو ہم سے کی تھی سوائے اس کے کہ اس نے آپ ﷺ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ ﷺ نے دونوں مشکیزوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیر دیا۔ نتیجتاً ہم چالیس شدید پیاسے آدمیوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے مشکیزے اور برتن ہمارے پاس تھے ہم نے وہ سب بھر لیے، ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہرحال اس کے مشکیزے پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹے جا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے، یہاں تک کہ وہ عورت اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچ گئی، اس نے ان سے کہا: میں ایک بہت بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ) دعویٰ کرتے ہیں۔ آخرکار اس گاؤں والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دے دی، وہ عورت مسلمان ہو گئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت براء بن عازب ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم اس سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے) حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہوئے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواری کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم/٣٣٨٤۔

٣٤. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ﵄، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فذكر الحديث حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ. فَوَاللهِ، مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت عروہ بن زبیر ﵄، حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان ﵄ سے روایت کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی حدیث کی تصدیق کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ آگے

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ٢/٩٧٤، الرقم/٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٨-٣٢٩، الرقم/١٨٩٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في صلح العدو، ٣/٨٥، الرقم/٢٧٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٣٠-٣٣٢، الرقم/٩٧٢٠.

راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں ہے: - یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے تالاب کے کنارے پر بیٹھ گئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے رہے تھے اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا: اسے اس تالاب میں ڈال دو۔ پس خدا کی قسم! (اس گڑھے کا) پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد، ابو داود اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَتَوَضَّؤُوْنَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيْرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ، ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُوْا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهُ.

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم/٣٣٨١، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٤٧-١٤٨، الرقم/٢٧٥٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٧٨-١٧٩، والفريابي في دلائل النبوة/٧٦، الرقم/٤١۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ سَعْدٍ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر کے لیے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور (کہیں سے) پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار مبارک انگلیاں اس پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: اُٹھو اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ خوب اچھی طرح وضو کیا اور وہ ستر (٧٠) یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

اِسے امام بخاری، ابو یعلی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ، فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا، قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.(١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم/٣٣٨٢، وأيضًا في

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت انس ﷛ سے ہی روایت ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد (ایسے تھے جو باقی) رہ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر (تھوڑا سا) پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا آپ ﷺ نے انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا (چنانچہ پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ اس سے) تمام حاضرین نے وضو کرلیا۔ میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اسّی آدمی تھے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

.... كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ۱/۸۳، الرقم/۱۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰٦، الرقم/۱۲۰۵۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۱٦، الرقم/۳۱۷۲٤، وابن حبان في الصحيح، ۱٤/٤۸۳، الرقم/٦٥٤٥۔

٣٦. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ ﷺ فذكر الحديث وَقَالَ فِيْهِ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا، إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعَنَا مَاؤُهَا وَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهَا، وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ مَاؤُهَا، فَتَفَرَّقْنَا عَلٰى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَقَدْ أَسْلَمْنَا وَكُلُّ مَنْ حَوْلَنَا لَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ لَنَا فِي بِئْرِنَا: أَنْ يَسْقِيَنَا مَاؤُهَا، فَنَجْتَمِعَ عَلَيْهَا وَلَا نَتَفَرَّقَ، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَعَرَكَهُنَّ فِي يَدِهِ، وَدَعَا فِيْهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْحَصَيَاتِ، فَإِذَا أَتَيْتُمُ الْبِئْرَ فَأَلْقُوْهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ. قَالَ الصُّدَائِيُّ ﷺ: فَفَعَلْنَا مَا قَالَ لَنَا، فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلٰى قَعْرِهَا يَعْنِي الْبِئْرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَارِثُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ.

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٦٢/٥، الرقم/٥٢٨٥، والحارث في المسند، ٦٢٦/٢-٦٢٨، الرقم/٥٩٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١٢٧/٤، والأصبهاني في دلائل النبوة/٣٥، الرقم/٧، والفريابي في دلائل النبوة/٧٤، الرقم/٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤٧/٣٤، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٤٤٨/٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨٤/٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٤/٥.

صحابی رسول حضرت زیاد بن حارث صُدائی ﷺ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہوتا ہے تو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور ہم اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں، اور جب گرمیاں آتی ہیں تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی کے لیے آس پاس (کے کنوؤں پر) جانا پڑتا ہے، اب ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد بسنے والے سب ہمارے دشمن ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے کنوئیں کے لیے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے تاکہ ہم اسی پر اکٹھے ہوں اور ہمیں پانی کے لیے اِدھر اُدھر نہ جانا پڑے۔ آپ ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور ان میں (برکت کی) دعا فرمائی، پھر فرمایا: یہ کنکریاں لے جاؤ اور جب تم (اپنے) کنویں پر پہنچو تو اللہ کا نام لیتے ہوئے ایک ایک کر کے ان کنکریوں کو اس کنویں میں ڈال دینا۔ حضرت حارث صدائی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا تو (اس کے بعد کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔

اِسے امام طبرانی اور حارث نے، بیہقی نے مذکورہ الفاظ سے اور اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي

۳۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللقطة، باب استحباب خلط

غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا، فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ، قَالَ: فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزِرَهُ كَمْ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهُ كَرِبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: فَهَلْ مِنْ وَضُوْءٍ؟ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيْهَا نُطْفَةٌ، فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِکَ ثَمَانِيَةٌ، فَقَالُوْا: هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَرِغَ الْوَضُوْءُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالرُّوْيَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے، وہاں ہمیں (خوراک کی سخت) قلت کا سامنا ہوا یہاں تک ہم نے اپنی بعض سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا، تب حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا سو ہم نے اپنے اپنے زادِ راہ جمع کر لیے پھر ہم نے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا۔ جس پر سب کے زادِ راہ رکھ دیے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ

.... الأزواد إذا قلت والمؤاساة فيها، ۳/۱۳۵۴-۱۳۵۵، الرقم/۱۷۲۹، والروياني في المسند، ۲/۲۵٦، الرقم/۱۱٦۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/۱۱۸۔

میں نے اس چمڑے کے ٹکڑے کا تخمینہ لگانے کے لیے گردن اٹھا کر دیکھا تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا۔ اس وقت لشکر میں ہم چودہ سو افراد تھے، ہم سب نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے) اس کھانے سے اس قدر کھایا کہ ہم سیر ہو گئے، پھر ہم نے اپنے اپنے کھانے کے تھیلوں کو بھی بھر لیا، بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا، آپ ﷺ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے اچھی طرح وضو کیا یہاں تک کہ چودہ سو آدمیوں نے اچھی طرح اپنے اوپر پانی بہایا، پھر اس کے بعد مزید آٹھ آدمی آئے اور پوچھا: کیا وضو کا کچھ پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ختم ہو چکا ہے۔

اِسے امام مسلم، رویانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ هَوَازِنَ، فَأَصَابَنَا جَهْدٌ شَدِيْدٌ، حَتّٰى هَمَمْنَا بِنَحْرِ بَعْضِ ظَهْرِنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: اجْمَعُوْا بَعْضَ أَزْوَادِكُمْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِنِطَعٍ، فَمُدَّ، فَجَاءَ الْقَوْمُ بِتَمْرٍ، فَنَثَرُوْهُ، فَتَطَاوَلْتُ لَهُ أُحْزِرُهُ أَنْظُرُ كَمْ هُوَ؟ فَإِذَا هُوَ كَرِبْضَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلْنَا جَمِيْعًا، حَتّٰى شَبِعْنَا، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَحَشَوْنَا

جُرُبَنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِنُطْفَةٍ مِنْ مَاءٍ فِي إِدَاوَةٍ، فَأَمَرَ بِهٖ، فَصُبَّ فِي قَدَحٍ، فَجَعَلْنَا نَتَطَهَّرُ بِهٖ، حَتّٰى تَطَهَّرْنَا جَمِيْعًا. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں ہم نے قبیلہ ھوازن سے جنگ کی۔ ہمیں شدید بھوک محسوس ہوئی، یہاں تک کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض جانوروں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس جو کچھ کھانے کے لیے ہے اسے جمع کر لو، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک چمڑے کی چٹائی لانے کا حکم دیا، اسے بچھا دیا گیا، لوگوں نے کھجوریں لا کر اسی چٹائی پر بکھیر دیں، میں نے گردن اٹھا کے دیکھا کہ تخمینہ لگاؤں کہ کتنا سامان اکٹھا ہوا ہے، تو وہ اتنا تھا جیسا کہ ایک بھیڑ لیٹی ہوئی ہو، ہم سب نے کھایا، یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے، اس وقت ہم چودہ سو (افراد) تھے، ہم نے اپنے توشہ دان بھی بھر لیے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی منگوایا اور اسے پیالے میں ڈالنے کا حکم دیا، ہم اس سے وضو کرنے

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٨، الرقم/٦٢٤٤، والبيهقي في الاعتقاد/٢٧٧-٢٧٨۔

لگے یہاں تک کہ ہم سب نے (یعنی چودہ سو افراد نے) وضو کر لیا۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﵁، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا، فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهٖ، قَالَ: فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ، فَأَتَيْتُهُ، فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوْقِظَهُ حَتّٰى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ، مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ، قَالَ: فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوْقِظَهُ حَتّٰى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ، مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ، فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ

۳۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، ١/٤٧٢-٤٧٣، الرقم/٦٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٩٨، الرقم/٢٢٥٩٩، وأبو عوانة في المسند، ١/٥٦٥-٥٦٧، الرقم/٢١٠١، وابن الجعد في المسند/٤٥٠، الرقم/٣٠٧٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٣٢-١٣٣۔

هٰذَا؟ قُلْتُ: أَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَتىٰ كَانَ هٰذَا مَسِيْرَكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ، قَالَ: حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ.

ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَانَا نَخْفىٰ عَلَى النَّاسِ؟ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرىٰ مِنْ أَحَدٍ؟ قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ، ثُمَّ قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ آخَرُ، حَتّٰى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ، قَالَ: فَمَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهٗ، ثُمَّ قَالَ: احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلاتَنَا، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهٖ، قَالَ: فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: ارْكَبُوْا، فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ، قَالَ: وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ: احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ.

قَالَ: وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ، قَالَ: فَجَعَلَ بَعْضُنَا

يَهْمِسُ إِلٰى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيْطِنَا فِي صَلَاتِنَا؟ ثُمَّ قَالَ: أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوْا نَبِيَّهُمْ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَكُمْ، لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ، وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ، فَإِنْ يُطِيْعُوْا أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَرْشُدُوْا.

قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ، وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْنَا عَطِشْنَا، فَقَالَ: لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَطْلِقُوْا لِي غُمَرِي قَالَ: وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ، وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى، قَالَ: فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِي، وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ صَبَّ رَسُوْلُ اللهِ

ﷺ، فَقَالَ لِي: اشْرَبْ، فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا، قَالَ: فَشَرِبْتُ، وَشَرِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ، إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتٰى، كَيْفَ تُحَدِّثُ، فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: حَدِّثْ، فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِكُمْ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ. وَزَادَ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ: وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ.

حضرت ابو قتادہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ خیبر سے واپسی پر) ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم دوپہر سے لے کر رات تک سفر کرو گے اور کل صبح ان شاء اللہ پانی پر پہنچو گے، چنانچہ لوگ ایک دوسرے کی طرف توجہ دیے بغیر سفر کرتے رہے، حضرت ابو قتادہ ﷛ بیان کرتے ہیں: اِس دوران رسول اللہ ﷺ بھی محو سفر رہے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی، اس وقت

میں آپ ﷺ کے پہلو میں (چل رہا) تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آنے لگی، جب آپ ﷺ اپنی سواری پر جھکے تو میں نے جگائے بغیر آپ ﷺ کو سہارا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ رات ڈھل گئی، پھر آپ ﷺ سواری پر جھک گئے تو میں نے جگائے بغیر آپ ﷺ کو سہارا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے۔ سحر کے آخری وقت تو آپ ﷺ پھر سواری پر پہلی دو بار سے زیادہ جھک گئے، قریب تھا کہ آپ ﷺ سواری سے نیچے لڑھک جاتے، میں نے آپ ﷺ کو سہارا دیا، آپ ﷺ نے سرِ اقدس اٹھایا پھر فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں پوری رات اسی طرح آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں؟ پھر پوچھا: کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک سوار ہے، پھر میں نے عرض کیا: ایک اور سوار بھی ہے یہاں تک کہ ہم سب اکٹھے ہوگئے تو ہماری تعداد سات ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ راستہ سے ایک طرف ہٹ کر استراحت کے لیے لیٹ گئے۔ اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز (فجر) کا خیال رکھنا، پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے

حالانکہ آفتاب آپ ﷺ کی پشت مبارک پر آ چکا تھا، پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو سوار ہو جاؤ، چنانچہ ہم سوار ہوکر چل پڑے، جب سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ سواری سے نیچے تشریف لائے اور میرے پاس جو وضو کا برتن تھا وہ منگوایا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ ﷺ نے عام اوقات کی نسبت کم پانی ڈال کر اس برتن سے وضو فرمایا، راوی کہتے ہیں: اس برتن میں تھوڑا سا پانی بچ رہا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو قتادہ سے فرمایا: اس برتن کی حفاظت کرنا، عنقریب اس میں ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی۔ پھر حضرت بلال نے اذان کہی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز (سنت فجر) پڑھی اور صحابہ کو صبح کی (فرض) نماز اسی طرح پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے۔

راوی نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم میں سے ہر شخص ایک دوسرے سے سرگوشی کر رہا تھا کہ آج جو نماز ہم سے قضاء ہو گئی ہے اس کا کیا کفارہ ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے میری زندگی (کے ہر فعل و عمل) میں نمونہ نہیں ہے، پھر فرمایا: نیند کی صورت میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی اس صورت میں ہے جب کوئی شخص (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے، جس کسی کو یہ صورت پیش آئے وہ بیدار ہونے کے بعد نماز پڑھ لے اور دوسرے دن نماز اپنے وقت پر پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ پھر خود ہی فرمایا: لوگوں نے صبح کے وقت اپنے نبی کو نہ دیکھا، اس پر

ابو بکر اور عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہاری پشت پر ہیں، وہ تمہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہارے آگے ہیں، اگر لوگ ابو بکر اور عمر کی بات مان لیتے تو بہتر ہوتا (کیونکہ انہوں نے پانی والی جگہ پر پڑاؤ کرنے کا کہا تھا)۔

فرمایا: پھر ہم ان لوگوں کے پاس (جو آگے جا چکے تھے) اس وقت پہنچے جب دن چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو گئی تھی، سب لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم تو پیاس سے ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہلاک نہیں ہو گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا سفری پیالہ کھولو۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کا برتن منگوایا، رسول اللہ ﷺ نے اس برتن سے پانی (پیالے میں) انڈیلنا شروع کیا اور حضرت ابو قتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ پانی صرف ایک برتن میں ہے تو سب اس برتن پر ٹوٹ پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: اطمینان کے ساتھ پانی پیو، تم سب سیر ہو جاؤ گے۔ پھر لوگ مطمئن ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور میں پانی پلاتا رہا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور صرف میں اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی انڈیلا اور مجھ سے فرمایا: پیو! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب تک آپ پانی نہیں پئیں گے میں نہیں پیئوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قوم کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ چنانچہ میں نے پانی پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی پانی نوش فرمایا۔ پھر سب لوگ پانی سے خوش اسلوبی کے ساتھ سیراب ہو گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رباح ﷜ نے کہا: میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کیا کرتا تھا۔ حضرت عمران بن حصین ﷜ نے کہا: اے نوجوان، سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ کیوں کہ اس رات کے سواروں میں میں بھی شامل تھا، میں نے عرض کیا: پھر تو آپ اس حدیث سے بخوبی واقف ہوں گے، انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا: میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا: حدیث بیان کرو تم انصاری اپنی حدیثوں کو زیادہ جانتے ہو، پھر جب میں نے لوگوں کے سامنے پوری روایت بیان کی تو حضرت عمران بن حصین ﷜ نے فرمایا: میں بھی اس رات موجود تھا لیکن تم نے جس طرح اس واقعہ کو یاد رکھا ہے میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نے بھی اس طرح یاد رکھا ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ امام احمد اور بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ فرمایا: اور اس دن وہ تین سو افراد تھے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷜، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَسِيْرُ فِي الْجَيْشِ لَيْـلًا، فذكر الحديث وقال فيه: وَكَانَ فِي تَبُوْكَ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ مُنْحَدِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ – وَهُوَ فِي قَيْظٍ شَدِيْدٍ – عَطِشَ الْعَسْكَرُ بَعْدَ الْمَرَّتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَطَشًا شَدِيْدًا حَتّٰى لَا يُوْجَدُ لِلشَّفَةِ مَاءٌ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ

أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَسٰى أَنْ تَجِدَ لَنَا مَاءً، فَخَرَجَ – وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَ الْحِجْرِ وَتَبُوْكَ – فَجَعَلَ يَضْرِبُ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَيَجِدُ رَاوِيَةً مِنْ مَاءٍ مَعَ امْرَأَةٍ مِنْ بَلِيٍّ، وَكَلَّمَهَا أُسَيْدٌ فَخَبَّرَهَا بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: هٰذَا الْمَاءُ فَانْطَلِقْ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ وَضَعَتْ لَهُمُ الْمَاءَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ هُنَيَّةٌ، فَلَمّا جاءَ أُسَيْدٌ بِالْمَاءِ دَعَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ، ثُمّ قَالَ: هَلُمُّوْا أَسْقِيَتَكُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُمْ سِقَاءٌ إِلَّا مَلَئُوْهُ، ثُمّ دَعَا بِرِكَابِهِمْ وَخُيُوْلِهِمْ فَسَقَوْهَا حَتّٰى نَهِلَتْ. وَيُقَالُ: إِنَّمَا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا جَاءَ بِهٖ أُسَيْدٌ وَصَبَّهُ فِي قَعْبٍ عَظِيْمٍ مِنْ عِسَاسِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ يَدَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، ثُمّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمّ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَإِنَّ الْقَعْبَ لَيَفُوْرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلنَّاسِ: زَوِّدُوْا، فَاتَّسَعَ الْمَاءُ وَانْبَسَطَ النَّاسُ، حَتّٰى يُصَفَّ عَلَيْهِ الْمِائَةُ وَالْمِائَتَانِ

فَأَرْوَوْا، وَإِنَّ الْقَعْبَ لَيَجِيْشُ بِالرَّوَاءِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُبَرَّدًا مُتَرَوَّيًا مِنَ الْمَاءِ.(١)

رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ وَأَيَّدَهُ الْمَقْرِيْزِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رات کے وقت ایک لشکر میں چل رہے تھے - آگے مکمل حدیث ذکر کی، جس میں بیان کیا - کہ تبوک میں چار چیزیں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ شدید گرمی کی حالت میں مدینہ منورہ کی طرف بلندیوں سے اتر رہے تھے، تو لشکر کو سخت پیاس لگ گئی، یہاں تک ہونٹ تر کرنے کے لیے بھی تھوڑا پانی تھا نہ زیادہ، لوگوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آپ ﷺ نے سخت گرم دن میں حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے (گرمی کی تپش سے بچنے کے لیے) کپڑے کے ساتھ سر اور ناک لپیٹا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جاؤ) شاید تم ہمارے لیے کہیں سے پانی پا لو، چنانچہ وہ روانہ ہوگئے - وہ حجر اور تبوک کے درمیان تھے - وہ (پانی کی تلاش میں) ہر طرف گھومنے لگے کہ اچانک انہوں نے ایک عمر رسیدہ بڑھیا کے پاس

---

(١) أخرجه الواقدي في المغازي، ١/١٠٤١-١٠٤٢، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٢/٧٢-٧٣، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٤٩.

پانی کا ایک مشکیزہ پایا، حضرت اُسید ﷺ نے اس (بڑھیا) سے بات کی اور اسے رسول اللہ ﷺ کی (پانی مل جانے والی) بات بھی بتائی، اس نے کہا: یہ ہے پانی، اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، اس بڑھیا نے ان کے لیے پانی رکھ دیا، ان کے اور اس راستے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا، جب حضرت اُسید پانی لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: اپنے پانی کے برتن لے آؤ، چنانچہ ان کے پانی والے تمام برتن بھر گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی سواری کے جانوروں (اونٹنیوں) اور گھوڑوں کو لے آؤ، چنانچہ انہوں نے ان جانوروں کو پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ جو (پانی) حضرت اُسید ﷺ لائے تھے اسے اہل صحراء کے پیالوں میں سے ایک بڑے پیالے میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اور پھر اس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس ڈالا اور اپنا چہرۂ انور، دونوں دست مبارک، اور قدمین مبارک دھوئے پھر دو رکعت نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک (دعا کے لیے) خوب پھیلائے، پھر نماز سے فارغ ہوئے تو پیالہ پانی سے ابل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: سفر کے لیے بھی پانی لے لو، پانی سب کے لیے کافی ہوگا اس پر اور لوگ خوش ہو گئے۔ یہاں تک اس پانی پر سو سو، دو دو سو، کی قطاریں بن گئی تھیں، اور وہ سارے سیراب

ہوگئے، اور پیالہ اسی طرح پانی سے جوش مار رہا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ (اور سارا قافلہ) پانی سے ٹھنڈا اور سیراب ہوکر روانہ ہوگیا۔

اسے امام واقدی نے روایت کیا ہے، اور مقریزی اور صالحی نے اس کی تائید کی ہے۔

٣٩. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْکَ، فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَيْنَ تَبُوْکَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ

٣٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٤، الرقم/٧٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٧، الرقم/٢٢١٢٣، ومالك في الموطأ، ١/١٤٣، الرقم/٣٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٨٢، الرقم/٩٦٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٥٤٥، الرقم/٤٣٩٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٥، الرقم/٦٥٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٥٧، الرقم/١٠٢۔

النَّهَارُ، فَمَنْ جَائَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ، فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ قَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ لَهُمَا: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ. قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوْا بِأَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، قَالَ: وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ: غَزِيْرٍ – شَكَّ أَبُوْ عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ – حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ، يَا مُعَاذُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت معاذ بن جبل ﷛ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ تبوک والے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، آپ ﷺ (ایسی صورت میں) نمازوں کو جمع کرتے تھے اور ظہر کے ساتھ عصر اور مغرب کے ساتھ عشاء ملا کر پڑھتے تھے، حتیٰ کہ ایک دن آپ ﷺ نے نمازوں میں تاخیر کردی، پھر آپ ﷺ (خیمہ سے) باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا، پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور مغرب اور عشاء

کو ملا کر پڑھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچو گے، تم میں سے جو شخص بھی اس چشمہ کے پاس جائے وہ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، اس چشمہ پر ہم میں سے دو آدمی پہلے پہنچ گئے، چشمہ جوتی کے تسمہ جتنا تھا اور اس سے پانی رِس رہا تھا، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا: کیا تم نے اس کے پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ان دونوں سے فرمایا، لوگوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے چلوؤں سے چشمہ کا پانی لیا اور اس کو کسی چیز میں جمع کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنے دست مبارک اور چہرۂ انور کو دھویا اور وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے جانوروں اور ساتھیوں کو بھی اسی پانی سے سیراب کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم عنقریب دیکھو گے کہ یہ علاقہ باغات سے بھر چکا ہوگا۔ (اب چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود وہ علاقہ اسی طرح باغات سے بھرا ہوا ہے)۔

اِسے امام مسلم، احمد، مالک، ابن خزیمہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى ﷺ، قَالَ: أَصَابَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٢، الرقم/١٩٤٣١، وعبد بن حميد في المسند/١٨٧، الرقم/٥٢٨، والبيهقي في السنن

وَأَصْحَابَهُ عَطَشٌ، قَالَ: فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ، فَجَعَلَ يَسْقِي أَصْحَابَهُ، وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: اشْرَبْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ حَتّٰى سَقَاهُمْ كُلَّهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شدید پیاس لگی، راوی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، آپ ﷺ کے پاس (پانی کا) ایک برتن لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو (پانی) پلانا شروع کیا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے آپ نوش فرما لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔ (آپ ﷺ صحابہ کو پانی پلاتے رہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سب کو پانی پلایا۔

اِسے امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

.... الكبرى، ٢٨٦/٧، الرقم/١٤٤٤٦-١٤٤٤٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٢١/٥، الرقم/٦٠٣٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨٣/٥۔

٤١. عَنْ رُدَيْحِ بْنِ مَدَرَةَ بْنِ عَلِيِّ السُّلَمِيِّ، مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا الْقَاحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ بِهَا مَاءٌ، فَنَزَلَ فِي صَدْرِ الْوَادِي، فَبَحَثَ بِيَدِهٖ فِي الْبَطْحَاءِ فَنَدِيَتْ، فَجَلَسَ فَفَحَصَ، فَانْبَعَثَ الْمَاءُ، فَسَقٰى وَسَقٰى مَنْ كَانَ مَعَهٗ قَالَ: هٰذِهٖ سُقْيَا سَقَاكُمُ اللهُ، فَسُمِّيَتِ السُّقْيَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَيَّدَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

حضرت رُدیح بن مَدَرَہ بن علی سلمی جو کہ اہل قباء میں سے ہیں اپنے والد اور دادا کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ ہم نے قاحہ کے مقام پر قیام کیا، وہاں پانی نہیں تھا، آپ ﷺ وادی کے وسط میں تشریف لے گئے وہاں اس کشادہ وادی میں اپنے دست اقدس کے ساتھ پانی تلاش کیا تو آپ ﷺ کا دست اقدس پانی کی نمی سے تر ہو گیا، آپ ﷺ نے وہیں بیٹھ کر پانی کا سراغ لگایا تو پانی پھوٹ پڑا، آپ ﷺ نے خود نوش فرمایا اور

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٩/٨، الرقم/٨٣٩٥، وذكره العسقلاني في الإصابة، ٥٧٢/٤، الرقم/٥٦٩٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٧١/٢، وأيضًا في الشمائل الشريفة/٣١٢، الرقم/٥٧٤، والهندي في كنز العمال، ١٦٧/١٢، الرقم/٣٥٣٨٠، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٤٦٣/٩، والمناوي في فيض القدير، ٢١٨/٥-٢١٩.

آپ ﷺ کے ساتھیوں نے بھی نوش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سیرابی کرائی ہے، پھر اس جگہ کو 'سیرابی' کا نام دے دیا گیا (جو بعد میں بھی جاری رہی)۔

اس روایت کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے اور اس کی تائید امام عسقلانی، سیوطی اور صالحی نے کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ، أَتَاهُمْ بِقُبَاءَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ بِئْرٍ هُنَاکَ، قَالَ: فَدَلَلْتُهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَتْ هٰذِهٖ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْضَحُ عَلٰى حِمَارِهٖ فَيَنْزَحُ فَنَسْتَخْرِجُهَا لَهٗ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ بِذَنُوْبٍ فَسُقِيَ، فَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ تَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ تَفَلَ فِيْهِ ثُمَّ أَمَرَ بِهٖ فَأُعِيْدَ فِي الْبِئْرِ، قَالَ: فَمَا نُزِحَتْ بَعْدُ، قَالَ: فَمَا بَرِحْتُهُ فَرَأَيْتُهُ بَالَ، ثُمَّ جَاءَهٗ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى. قُلْتُ: وَلِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ آثَارٌ ظَاهِرَةٌ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَتَبُوْکَ وَغَيْرِهِمَا قَدْ مَضٰى ذِكْرُهَا فِي مَوَاضِعِهَا بِحَمْدِ اللهِ تَعَالٰى. (۱)

---

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٣٦، وذكره ابن كثير في

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ﷛ ان کے پاس قباء کے مقام پر تشریف لائے اور وہاں ان سے کسی کنویں کے بارے میں پوچھا۔ آپ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں اس کنویں کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہی ہے وہ! یہاں ایک شخص اپنے گدھے پر آب پاشی کے لیے پانی لادتا تھا اور یوں کنویں سے تمام پانی نکال لیتا تھا اور ہم اس کے لیے اس کنویں سے پانی نکالتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے (اسی کنویں سے) پانی کے ڈول نکالنے کا حکم دیا، سو ڈول نکالا گیا، پھر یا تو آپ ﷺ نے اس میں سے وضو فرمایا یا اس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا، پھر فرمایا: اسے دوبارہ کنویں میں ڈال دیا جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد اس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوا! راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ میں ادھر ہی تھا کہ میں نے آپ (حضرت انس بن مالک ﷛) کو دیکھا، انہوں نے پیشاب کیا پھر وہاں آ کر وضو کیا، اور

.... البداية والنهاية، ٦/١٠١، وأيضا في معجزات النبي ﷺ/٧١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/١٣٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٨، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٥٧، ٤٥٩۔

اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔ **میں کہتا ہوں:** حضور نبی اکرم ﷺ کے اس طرح کے آثار مبارک حدیبیہ، تبوک اور ان کے علاوہ باقی کئی جگہوں میں ظاہر و موجود ہیں۔ ان کا ذکر بحمدہٖ تعالیٰ اپنی اپنی جگہ پر گزر چکا ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی، ابن کثیر اور مقریزی نے روایت کیا ہے، امام سیوطی اور صالحی نے اس کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: أَتٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنَزَلْنَا فَسَقَيْنَاهُ مِنْ بِئْرٍ لَنَا فِي دَارِنَا كَانَتْ تُسَمَّى النُّزُوْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتفَلَ فِيْهَا فَكَانَتْ لَا تَنْزَحُ بَعْدُ. (۱)

ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالصَّالِحِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَزَّارُ.

ایک اور روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم نے پڑاؤ ڈالا اور ہم نے آپ ﷺ کو اس کنویں سے پانی پلایا جو ہمارے گھر میں تھا جسے زمانہ جاہلیت میں نزور کہا جاتا تھا، آپ ﷺ نے اپنا مبارک لعابِ دہن اس میں ڈالا، اس کے بعد اس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوا۔

---

(۱) ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٠١، وأيضا في معجزات النبي ﷺ/٧١، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٥٧، ٤٥٩۔

اسے ابن کثیر اور صالحی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے: اسے امام ابونعیم اور بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: يَقُوْلُ: جِئْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُبَاءَ فَانْتَهٰى إِلٰى بِئْرِ غَرْسٍ وَإِنَّهُ لَيُسْتَقٰى مِنْهَا عَلٰى حِمَارٍ، ثُمَّ نَقُوْمُ عَامَّةَ النَّهَارِ مَا نَجِدُ فِيْهَا مَاءً، فَمَضْمَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الدَّلْوِ، وَرَدَّهُ فِيْهَا، فَجَاشَتْ بِالرَّوَاءِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے ہی مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں قباء کے مقام پر آئے، پھر آپ ﷺ کھیتی کو سیراب کرنے والے کنویں کے پاس تشریف لائے جس سے گدھے کے ذریعے پانی نکالا جاتا تھا، ہم دن بھر انتظار کرتے رہتے تھے اور اس میں کوئی پانی نہ پاتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ڈول میں کلی فرمائی اور وہ ڈول کنویں میں ڈال دیا گیا تو کنواں پانی سے جوش مارنے لگا

---

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٥٠٥، وأبو سعد النيسابوري في شرف المصطفى ﷺ، ٣/٤٣١، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٩، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٦٠۔

(جو کبھی ختم نہ ہوا)۔

اِسے امام ابن سعد اور ابو سعد نیشاپوری نے روایت کیا ہے، اور اس کی تائید سیوطی اور صالحی نے کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ السُّلَمِيِّ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجَ رَاشِدٌ، حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَمَعَهُ كَلْبٌ لَهُ، وَاسْمُ رَاشِدٍ يَوْمَئِذٍ ظَالِمٌ، وَاسْمُ كَلْبِهِ رَاشِدٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اسْمُکَ؟ قَالَ: ظَالِمٌ، قَالَ: فَمَا اسْمُ كَلْبِکَ؟ قَالَ: رَاشِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْمُکَ رَاشِدٌ، وَاسْمُ كَلْبِکَ ظَالِمٌ. وَضَحِکَ النَّبِيُّ ﷺ، وَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَقَامَ مَعَهُ، ثُمَّ طَلَبَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَطِيْعَةً بِرُهَاطٍ، وَوَصَفَهَا لَهُ فَأَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْمُعَلَّاةِ مِنْ رُهَاطٍ شَأْوَ الْفَرَسِ، وَرَمْيَةَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ بِحَجَرٍ، وَأَعْطَاهُ إِدَاوَةً مَمْلُوْئَةً مَاءً، وَتَفَلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ لَهُ: فَرِّغْهَا فِي أَعْلَى الْقَطِيْعَةِ، وَلَا تَمْنَعِ النَّاسَ فُضُوْلَهَا. فَفَعَلَ، فَجَاءَ الْمَاءُ مَعِينًا مُجِمَّةً إِلَى الْيَوْمِ، فَغَرَسَ عَلَيْهَا النَّخْلُ، وَيُقَالُ: إِنَّ رُهَاطًا كُلَّهَا تَشْرَبُ مِنْهُ، وَسَمَّاهَا النَّاسُ مَاءَ

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَهْلُ رُهَاطٍ يَغْتَسِلُوْنَ مِنْهَا، وَيَسْتَشْفُوْنَ بِهَا.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

حضرت راشد بن عبد ربہ السلمی سے ایک طویل روایت میں مروی ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ (جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی) حضرت راشد بھی مدینہ طیبہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، ساتھ ان کا کتا بھی تھا۔ ان دنوں راشد کا نام ظالم اور ان کے کتے کا نام راشد تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ظالم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے کتے کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: راشد۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم راشد ہو اور تمہارا کتا ظالم۔ اور ساتھ ہی آپ ﷺ مسکرا پڑے۔ راشد نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی اور کچھ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہرے۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے علاقہ رہاط

---

(١) أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٢١-١٢٢، الرقم/٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٥١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٤/١٩، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٥٤، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٥٨۔

میں زمین کا ایک قطعہ الاٹ کرنے کی درخواست کی اور اس کی حدود بیان کیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے علاقہ رھاط میں معلاۃ پر انہیں ایک قطعہ زمین عطا فرمایا، جو گھوڑے کی ایک گردش جتنا کشادہ اور تین پتھر پھینکنے کے برابر لمبا تھا، اور پانی سے بھرا ایک برتن بھی عطا فرمایا جس میں آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ڈال دیا اور فرمایا: اسے قطعہ زمین کے بلند حصہ پر انڈیل دینا اور لوگوں کو ضرورت سے زائد پانی سے مت روکنا، (یعنی وہاں چشمہ پھوٹے گا اُس سے لوگوں کو منع نہ کرنا)۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ چنانچہ وہاں کثرت سے پانی ابلنے لگا اور آج تک ابل رہا ہے۔ پھر انہوں نے وہاں کھجوریں اُگائیں۔ کہتے ہیں: تمام اہل رھاط اس چشمہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ لوگ اسے 'چشمہ رسول ﷺ' کہتے ہیں، اس سے غسل کرتے ہیں اور ہر مرض سے شفا پاتے ہیں۔

اسے امام ابونعیم، ابن کثیر اور مقریزی نے بیان کیا ہے، اور امام سیوطی اور صالحی نے اس کی تائید کی ہے۔